وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الاربعین فی احکام الصلوة

نماز کی فرضیت واہمیت

چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الاربعین فی احکام الصلوۃ

نماز کی فرضیت واہمیت

چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ، ترنول، اسلام آباد

نام کتاب	الاربعین فی احکام الصلوۃ
	نماز کی فرضیت واہمیت - چالیس احادیث کی روشنی میں
ترتیب وتحریر	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی
اہتمام	خانقاہ وجامعہ محمدیہ سیفیہ، ترنول، اسلام آباد
تعداد	1100
اشاعتِ اول	مئی 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ
اشاعتِ دوم	اپریل 2023 بمطابق رمضان المبارک 1444ھ
اشاعتِ سوم	مارچ 2025 بمطابق رمضان المبارک 1446ھ

اللہ کے فضل وکرم، انسانی طاقت وبساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بلغ العُلیٰ بکمالِہ

کشفَ الدُجیٰ بِجمالِہ

حَسُنَتْ جمیعُ خِصالِہ

صلُّوا علیہِ وآلِہ

بفیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السبل، خزینۃ الاسرار، وارث النبی المختار وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین، محبوب السالکین، امام المتقین و صفوۃ العابدین، جلیس الرحمٰن، امام خراسان

حضرت اخوندزادہ پیر **سیف الرحمٰن** مبارک نور اللہ مرقدہ

بنظرِ کرم

غوث الزمان، محبوب امام خراسان، تاج الاولیاء، امام الاتقیاء زینۃ الاصفیاء طبیب ارواحنا و قلوبنا، سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، وسیلتنا الی اللہ، شیخ المشائخ شیخ الطریقہ

حضرت **میاں محمد السیفی** الحنفی اطال اللہ حیاتہ

فہرست

تاثرات

استاذ الکل رئیس المناطقہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی

صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ، ترنول، اسلام آباد

بانی و مہتمم دار العلوم انوارِ رضا، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات گرامی میرے سامنے اس وقت مسودہ ہے ایک کتاب کا جو ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف گرامی جناب ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب بانی و مہتمم ادارہ خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ، ترنول، اسلام آباد، جب کہ آپ خلیفہ اعظم ہیں غوث زماں، طبیب روحاں حضرت میاں محمد سیفی مد ظلہ کے جنہیں خلافت عظمیٰ حاصل ہے حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک نور اللہ مرقدہ سے جو بانی ہیں سلسلہ عالیہ سیفیہ کے، بشمول باقی سلاسل کی اجازت بھی ڈاکٹر صاحب کو حاصل ہے اور بحمدہ سینکڑوں کتب اور رسائل کی تصنیف کا اعزاز حاصل ہے۔

موجودہ صحیفہ عنوان نماز پر مشتمل ہے اس میں آپ نے تقریباً ۱۵۰ ابواب پر تقسیم اس انداز سے کیا ہے جن میں نماز کے فرائض، واجبات، ارکان کی تفصیل، خشوع اور خضوع کا بیان، صلوٰۃ کا لغوی معنی مع دیگر معانی کے اور اس تفصیل کے ساتھ کہ اگر آئے فعل ماضی کے اوزان پر، مضارع کی گردان پر، امر کی گردان پر اور بطور انشاء (حکم) آئے تو مفہوم کیا ہوگا۔ اور بطور خبر آیا تو پھر کن معنوں پر دال حتی کہ آپ نے اس عنوان پر اتنی تفصیل اور اتنی سود مند کتاب اس سے قبل کسی کی طبع آزمائی شاید و باید۔

قرآن مجید کی تلاوت سے استدلال اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے استدلال گویا وحی جلی (قرآن مجید) اور وحی خفی (حدیث عرفی) سے اتنا حسین استدلال لائے کہ پڑھ کر سکون میسر آئے اور آپ کی تحریری ہدایات کو پیش نظر رکھ کر نماز ادا کرنے کا ایک نیا سرور میسر آئے۔

پھر یہ کہ ارکان ضمہ میں نماز کو جس اہمیت سے خدا جل جلالہ اور رسول ﷺ نے ایجابی انداز پر پڑھنے سے سرور و نجات دارین کی جھلک تصورات کی دنیا میں ایک انمول نتیجہ حاصل ہو۔ پھر یہ کہ ادائیگی سے وعد اور عدم ادائیگی کی صورت میں وعید اور جبکہ اہل ایمان اور عمل اس بات پر یقین رکھتے ہوئے اتنا ترجیحی عظمت کا بیان کہ

روز محشر کہ جان گداز بود　　　اولین پرسش نماز بود

پھر امت رسول ﷺ کا صدقہ اتنی عظیم کرم نوازی کا ذوق روح کی شیرینی کہ انبیاء کرام کو اللہ نے ایک ایک نماز علیحدہ علیحدہ انہیں عطا فرمائی جبکہ میرے عظیم رسول محتشم ﷺ کو ۵ نمازیں اور ان کا صدقہ کہ ہر امتی کو ۵ نمازیں یومیہ پڑھنے کا اعزاز اللہ نے عطا فرمایا۔

آپ نے اپنی کتاب میں فرضی نمازیں پانچ یومیہ کا ذکر خیر اور ان پر دوام و استمرار کے ساتھ ساتھ نوافل نمازیں جو ذریعہ ہیں قرب الٰہی کا "نماز توبہ، نماز تہجد، نماز حاجت، چاشت، اشراق، صلوۃ اوابین، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو" جن کی ادائیگی دنیا میں، قبر میں، قیامت میں ان نفلی نمازوں کی ادائیگی کی بنیاد پر نجات و درجات کی بلندی رؤیت باری جیسی انتہائی رفعتیں رحمتیں برکتیں میسر آئیں گی۔

یہ کتاب ہر گھر کی زینت اور ضرورت ہے، عالم اور غیر عالم سب کیلئے یکساں سود مند ہے۔ اس کی افادیت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ لائبریریوں میں پہنچائی جائے۔ ابتدائی کلاسز کیلئے سکول کا حصہ بننے میں نسل نو کیلئے

مفید ترین ہو گی۔ بارگاہ لایزال میں دعا ہے کہ مصنف علام کی یہ کاوش اور اس جیسے دوسرے صحائف کی تصنیف واشاعت سے پڑھنے والوں کو توفیق عمل دے اور مصنف کا یہ عمل بطور صدقہ جاریہ صبح قیامت تک جاری وساری رکھے۔

آمین بجاہ رب العالمین

دعا گو اور دعا جو

(مفتی) محمد سلیمان رضوی غفر لہ

دار العلوم انوار رضا راولپنڈی

10 رمضان المبارک 1442ھ بمطابق 23 اپریل 2021

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔

(التّوبة، 9: 128)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور/رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

محترم ومکرم ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب محمدی سیفی قابل صد تحسین ہیں کہ انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی احکام سے متعلق مختصر مگر جامع تالیفات کا اچھا ذخیرہ امت مسلمہ کی نذر کیا ہے۔

عصر حاضر میں بعض طبقات فقہ اسلامی پر قناعت نہیں کرتے اور قرآن وسنت سے حوالہ جات طلب کرتے ہیں حالانکہ فقہ اسلامی قرآن وسنت سے مستنبط ہے اس لیے ضروری ہے کہ قرآن اور احادیث سے متعلق لٹریچر منظر عام پر لایا جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہی راستہ اختیار کیا بالخصوص چالیس حدیث (اربعین) کو ہر کتاب میں اولیت دی۔ زیر نظر کتاب میں نماز کی فرضیت، نماز باجماعت اور نماز سے متعلق دیگر احکام نہایت جامعیت کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ کاوش ان شاءاللہ بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت اختیار کرے گی اور ملت اسلامیہ کا اس سے استفادہ جناب ڈاکٹر صاحب کے نامہ اعمال میں دوچند ثواب کا باعث ہو گا۔ اللہ تعالی جناب ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی مدظلہ کو صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے تاکہ وہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک وقیع علمی ذخیرہ مرتب کر سکیں۔

آمین بجاہ النبی سید المرسلین ﷺ

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

23 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 07 اپریل 2021

جامع المعقول والمنقول، فضیلۃ الشیخ، سید عمر بن سلیم الدباغ الأعظمی
سابق امام، جامعہ امام اعظم ابی حنیفہ النعمان، اعظمیہ، بغداد، عراق
شیخ الحدیث جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذي جعل الصلاة على المؤمنين كتابا موقوتا لتكون الصلة بينه وبين عباده المؤمنين والصلاة والسلام على المبعوث رحمة للعالمين سيدنا محمد الأمين الذي بيّن لنا ما نزل من كلام رب العالمين وعلى آله وصحبه ذوي القدر العظيم والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين وبعد:

لقد مدح الله عمار المساجد وأثبت لهم صفة الأيمان فقال جلّ شأنه: إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللهِ مَنْ ءَامَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْأٰخِرِ وقال نبينا الأكرم صلى الله عليه وسلم: من بنى لله مسجدا ولو كمفحص قطاة بنى الله له بيتا في الجنة ومن خلال هذه الآية التي ترغب المسلمين بعمارة المساجد وهذا الحديث الذي يرغب في بناء المساجد وبيان ما يترتب على عمارة المساجد بالذكر والصلاة والعلم وعمارتها بالبناء يتبين لنا قدر إهتمام الشارع الحكيم بصلاة الجماعة التي تؤدى في المساجد وكيف لا والصلاة هي الصلة بين العبد وربه وهي أول ما يحاسب عليه العبد يوم القيامة ولما كانت منزلتها كبيرة لهذه الدرجة فكان الإهتمام بالقيام بها أمرا حاضرا في قسم العبادات عند الفقهاء وكل ذلك يندرج تحت امتثال أمر الله جل وعلا: وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ الذي تكرر في القرآن الكريم مرات عديدة لذلك نرى أن أحكام الصلاة قد أخذت في كتب الفقه أوسع المجال ومباحثها تعد من أكثر مباحث الفقه الإسلامي من حيث التفاصيل وكعادة الأخ الفاضل الدكتور محمد سرفراز في جمعه من مواضيع مختلفة كان هذا الجمع لكل مؤمن أربعين

حديثا واحدا من هذه الجموع التي حظيت بإهتمامه فجمع فيها أربعين حديثا ثم أعقبها بجملة من الأحكام المتعلقة بأحكام الصلاة لتكتمل الفائدة من هذا المؤلف الذي بذل فيه جهده ليكون سهل المأخذ فجزاه الله خيرا على هذا الجمع الطيب المبارك وأسال الله تعالى أن ينفع به عامة الناس وخواصهم إنه سميع قريب مجيب والحمد لله رب العالمين

الفقير إلى رحمة ربه الأكرم السيد عمر بن سليم الدباغ الأعظمي
الإمام السابق بجامع الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان
الأعظمية بغداد العراق

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

ترجمہ: اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم ﷺ!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں

(الأنفال، 8:33)

میزانِ حروف : ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ انوار رضا جوہر آباد، مدیر سوئے حجاز لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

کیا مصطفیٰ نے حکم سنایا نماز کا
کچھ کیف ہی بدل دیا وحدت کے ساز کا

واقف ہے کون سوز محبت کے راز کا
الفت میں کیا مقام ہے عجز و نیاز کا

سجدوں کو آشنائے حرم کرکے دیکھئے
سر کو در حبیب ﷺ پہ خم کرکے دیکھئے

ماز مومن کی معراج ہے۔الصلوٰۃ معراج المومنین [1]۔یہ قرب و معرفت الہیٰ کی لذتوں سے آشنا کرتی ہے۔خالق و مخلوق کے باہم رابطے کا ذریعہ ہے۔ذوق عبادت کا نکتہ عروج ہے ترجمانِ حقیقت علامہ اقبال رحمۃاللہ علیہ نے خوب کہا کہ

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

اور یہ اشارہ عبادت الٰہی کے دوران اتباع مصطفوی کی طرف ہے یعنی اللہ رب العالمین معبود حقیقی کی عبادت اس طرح کرنا ہے جیسے اس کے محبوب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا طریقہ ہے۔سنت نبوی کے جلوے نماز کے رکن میں نمایاں نظر آئیں نماز خالصتاً فقط رب العالمین کیلئے ہے۔مگر اس میں اطاعت رسول لازم ہے اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں درود پاک عرض کرنا اس کا حصہ ہے نماز کا طریقہ وہی جو محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم نے خود تعلیم فرمایا اور مقصود عبادت

[1] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح جلد:2،ص:624

الہیٰ ہے۔ حضور سیدنا غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر جیلانی کا ارشاد مبارک کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادت میں اخلاص ،توحید کی روح اور قبولیت کی بنیاد ہے۔لہذا نماز پورے خشوع و خضوع سے پڑھنا لازم ہے۔ حضرت شیخ طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی مدظلہ نے اپنی کتاب (الاربعین فی احکام الصلوۃ) نماز (چالیس احادیث کی روشنی میں) کو اس انداز میں مرتب فرمایا ہے کہ اس کی سطر سطر اتباع و اطاعت الہیٰ کا ذوق پیدا کرتی ہے معلومات اور احکام نبوی ﷺ کا خزینہ ہے آپ نے بڑی محنت سے نماز کے ممکنہ سوالات کے جوابات یکجا کر دئے ہیں۔ احکام نماز ،متعینہ مقررہ وقت پر نماز ادا کرنے کی اہمیت، نماز کے فوائد ،نہ پڑھنے کے نقصانات ،گناہوں کا کفارہ، تحیۃ الوضو ،طریقہ نماز کے علاوہ حقیقی مقصود تک پہنچنے کیلئے حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت اور نیابت محمدی کے احکام کو بھی بیان فرمایا ہے ہماری نظر میں اس کتاب کو ہر گھر میں سبقاً پڑھایا جانا چاہیے اور حلقوں میں اس کے اجتماعی مطالعہ کا رواج عام کرنا چاہیے تاکہ شرکاء حلقہ اس کتاب سے بھرپور استفادہ کر سکیں ۔اگر ممکن ہوتا سندھی، پشتو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں اس کے تراجم عوام تک پہنچائے جائیں تاکہ اسلامی عبادات کے نقطہ عروج کا حقیقی فہم ہر خاص وعام کو نصیب ہو سکے۔ خانقاہی نظام سے ایسی کتاب کی تربیت واشاعت اہل تصوف اور اہل محبت کیلئے خوشخبری ہے ایسی کوششیں ہماری ٹوٹ پھوٹ کا شکار خانقاہی نظام کی بحالی میں مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں۔اس میں سماج کے ہر فرد کو اپنے حصے کا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔بے شک تمام توصیفات اسی کی جناب سے ہے جسے چاہتا ہے توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد

مدیر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

13 رمضان 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2021

حرفِ آغاز

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ذِی الۡعِزَّةِ وَ الۡعُلٰی وَ السَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ الۡمُصۡطَفٰی شَمۡسِ الضُّحٰی بَدۡرِ الدُّجٰی صَدۡرِ الۡعُلٰی كَهۡفِ الۡوَرٰی وَعَلٰی آلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی

امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی الجامع الصحیح میں فرماتے ہیں: حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو موقع اور وقت دیکھ کر سمجھاتے اور علم کی باتیں ایسی حکمت کے ساتھ فرماتے کہ لوگوں کی دین اور اسلام کے ساتھ محبت بڑھ جاتی۔

فرمان خاتم الانبیاء ﷺ ہے کہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی آپ ﷺ دین لے کر ہی نہیں آئے بلکہ دین پر چلانے آئے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللهَ وَالْأُخْرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلٌّ عَلَى خَيْرٍ هَؤُلَاءِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَدْعُونَ اللهَ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ، وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ، وَهَؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُونَ، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا فَجَلَسَ مَعَهُمْ[1]

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، حدیث نمبر: 229

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اپنے کسی کمرے سے نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے، آپ ﷺ نے دو حلقے دیکھے، ایک تلاوت قرآن اور ذکر و دعا میں مشغول تھا، اور دوسرا تعلیم و تعلم میں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں حلقے نیکی کے کام میں ہیں، یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں، اور اللہ سے دعا کر رہے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے، اور یہ لوگ علم سیکھنے اور سکھانے میں مشغول ہیں، اور میں تو صرف معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر انہیں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

آپ ﷺ کے ساتھ تعلق اور آپ ﷺ کے فیض کے بغیر کسی رکن دین پر مستحکم اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونا ممکن نہیں رہتا۔

ایک بدو نے آکر عرض کی کہ میں ایمان لانا چاہتا ہوں، اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھ سے پانچ نمازیں پڑھنا مشکل ہے۔ اللہ کے محبوب نے فرمایا کہ تو کتنی پڑھے گا کہنے لگا دو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اتنی ہی پڑھ لینا لیکن آپ ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لانے کے بعد اس شخص سے نہ صرف پانچ نمازیں ادا ہو گئیں بلکہ کبھی قضا بھی نہیں ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ ہم آپ ﷺ کے امتی ہیں۔ جو نہ ہمارا استحقاق تھا نہ اسکی قدر و منزلت ہمیں معلوم تھی فقط احسان خداوندی ہوا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے

''احسان''کی غلامی میں ڈال کر ہم پر احسان عظیم فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ[1]

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور ان سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ[2]

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب میں نہیں ہوتا۔

آج کے پر فتن دور میں ارکان اسلام پر عمل نہایت دشوار ہے۔ نماز جو مومن کی معراج، آنکھوں کی ٹھنڈک، ایمان اور بے ایمان میں امتیاز کرنے والی عظیم عبادت ہے، اس کی ادائیگی مشکل ہو گئی ہے۔

[1] آل عمران: 164

[2] صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب حُبُّ الرَّسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الإِيمَانِ، حدیث نمبر: 15

اصحاب رسول کو نسبتِ رسول ﷺ اور محبتِ رسول ﷺ والے تعلق کی وجہ سے نہایت آسان لگتی تھی۔ اور چودہ سو سال کی تاریخ میں دیکھیں تو آپ ﷺ کے غلاموں سے نسبت نے لوگوں کو آپ ﷺ کا تعلق نصیب فرمایا تو انہیں اخلاص کے ساتھ عمل مل گیا۔

بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی　　　لاورَبِّ اَلعَرَش جس کو جو ملا اُن سے ملا

اپنے مرشد کریم کی نسبت کے صدقے اللہ کے محبوب افضل الانبیاء خاتم الانبیاء ﷺ کے فرامین بصورت الاربعین فی أحکام الصلوۃ دین اسلام کے دوسرے بڑے رکن نماز کے بارے میں جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ ہمارے لئے شفاعت و نجات کا ذریعہ بنے۔

میں اس کاوش کو اپنے مرشدین کرام، والدین کریمین، اساتذہ، محبین، متوسلین، سالکین ادارہ ہذا کے اراکین، طلباء اور امت محمدیہ کے نام کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اسے اس جہاں میں موجبِ استفادہ اور آخرت میں توشہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

الفقیر

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی عفی عنہ

احکاماتِ نماز-چالیس احادیث

نماز اسلام کا ایک رکن ہے

1. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ[1]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام بنایا گیا ہے پانچ چیزوں پر، ایک تو گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، اور زکوۃ دینا، اور حج کرنا خانہ کعبہ کا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

نماز کی فرضیت اور اہمیت

2. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ

[1] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب: بیان أرکان الإسلام ودعائمه العظام، حدیث نمبر: 112

رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ[1]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے گا، اور انہیں ان کے وقت پر ادا کرے گا، ان کے رکوع و سجود کو پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا، اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اس کو بخش دے، چاہے تو عذاب دے۔

3. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتَّى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر کم کی گئیں یہاں تک کہ (کم کرتے کرتے) پانچ کر دی گئیں۔ پھر پکار کر کہا گیا: اے محمد (ﷺ)! میری بات اٹل ہے، تمہیں ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس کے برابر ملے گا۔

---

[1] سنن أبي داود، کتاب الصلوٰۃ، باب فی المحافظۃ فی وقت الصلوات، حدیث نمبر: 1420

[2] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ كَمْ فَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ، حدیث نمبر: 211

4. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ[1]

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر نماز قائم کرنے، زکوۃ دینے، اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔

5. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ[2]

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری بات یہ تھی کہ نماز کا خیال رکھنا، نماز کا خیال رکھنا، اور جو تمہاری ملکیت میں (غلام اور لونڈی) ہیں ان کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

6. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ[3]

---

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، حدیث نمبر: 524

[2] سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب فی حق المملوك، حدیث نمبر: 5156

[3] سنن أبی داود، کتاب الصلاة، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، حدیث نمبر: 495

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا رحمۃ اللہ علیہما سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا کرو، جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو (نماز کی پابندی نہ کرنے پر) انہیں تادیباً سزا دو، اور (اس عمر میں) ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

7. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ[1]

حضرت عبد المالک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ اپنے والد محترم اپنے دادا محترم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کے بچے کو (نماز نہ پڑھنے پر) تادیباً سزا دو۔

ترک نماز پر وعید

8. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ[2]

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: بے شک بندے اور شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑ دینا ہے۔

---

[1] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء متی یؤمر الصبی بالصلاۃ، حدیث نمبر: 407

[2] صحیح مسلم، کِتَابُ الْإِیمَانِ، باب بَیَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْکُفْرِ عَلَی مَنْ تَرَکَ الصَّلَاۃَ، حدیث نمبر: 246

9. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ[1]

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد (ضمانت) نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (یعنی کافروں جیسا عمل کیا)۔

10. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ: أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ[2]

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل حضور نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تجھے جلا دیا جائے؛ اور جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اس سے (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ ختم ہو جاتا ہے؛ اور شراب نہ پینا کیونکہ شراب تمام برائیوں کی چابی ہے (یعنی شراب نوشی سے برائیوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں)۔

[1] جامع الترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء فی ترک الصلاۃ، حدیث نمبر: 2621

[2] سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث نمبر: 4034

11. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا، اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ، فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ[1]

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے انہیں ادا کیا اور ان (ارکان) میں سے کسی شے کو کم درجے کا سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اللہ تعالی کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور جس نے انہیں ادا نہ کیا، اللہ تعالی کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے تو اُسے عذاب دے اور چاہے تو اُسے جنت میں داخل کر دے۔

12. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال سب لٹ گیا۔

---

[1] سنن أبي داود، کتاب الوتر، باب فی من لم یوتر، حدیث نمبر: 1420

[2] صحيح البخاری، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ إِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ، حدیث نمبر: 552

نمازِ پنجگانہ کی فضیلت

13. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَكَانَتْ، مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ: الصَّلاَةُ لأَوَّلِ وَقْتِهَا[1]

حضرت قاسم بن غنام رحمۃ اللہ علیہم اپنی پھوپھی حضرت ام فروہ رضی اللہ عنہا جنہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔

14. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ: الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا. قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي[2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا: اس کے بعد، فرمایا: والدین کے ساتھ نیک معاملہ

[1] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ، حدیث نمبر: 170

[2] صحیح البخاری، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاة، بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا، حدیث نمبر: 527

رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ ﷺ اور زیادہ بھی بتلاتے۔

15. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزانہ پانچ وقت کی نماز اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں، جب تک کہ کبیرہ گناہ سرزد نہ ہوں۔

16. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهَا الْخَطَايَا[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ، حدیث نمبر: 550

[2] صحیح البخاری، كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ، حدیث نمبر: 528

نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ﷺ! ہر گز نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ پاک ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

17. عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ[1]

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:
جس نے فجر پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پس تم اللہ کے ذمہ کو پامال نہ کرو۔

18. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً يَعْنِي الْبَدْرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ افْعَلُوا لَا تَفُوتَنَّكُمْ[2]

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو۔

[1] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ، حدیث نمبر: 222

[2] صحیح البخاری، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ، حدیث نمبر: 554

اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہو گی، پس اگر تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ (پس اپنے مالک کی حمد و تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے)۔ اسماعیل (راوی حدیث) نے کہا کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) تم سے چھوٹنے نہ پائیں۔

19. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولاَنِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لاَ نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلاَمٍ[1]

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور تین مرتبہ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! پھر آپ ﷺ جھکے (یعنی سجدہ ریز ہو گئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص جھک کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے کس بات پر حلف

[1] سنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب وُجُوبِ الزَّكَاةِ، حدیث نمبر: 2440

اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار (نمایاں) تھے اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ پھر آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا: سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

اذان اور اس کا جواب

20. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ[1]

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جب مؤذن کی اذان سنو تو تم وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس پر

[1] صحیح مسلم، کِتَابُ الصَّلَاةِ، باب اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ، حدیث نمبر: 849

اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اس کے بعد اللہ تعالی سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے، جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا اور جو کوئی میرے لیے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

21. عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ[1]

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب وہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے۔ اور جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

[1] صحیح مسلم، كِتَاب الصَّلَاةِ، باب اسْتِحْبَابِ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَسْأَلُ اللهَ لَهُ الْوَسِيلَةَ، حدیث نمبر: 850

بِاللہِ کہے۔ پھر موذن جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والے کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہنا چاہیئے۔ اس کے بعد موذن جب اللہُ اَکْبَرُ اللہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دھرانے چاہئیں اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

نماز باجماعت

22. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً[1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔

23. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ بِأَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ وَلَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، حديث حديث نمبر: 789]

دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْ يُحْدِثْ فِيهِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی باجماعت نماز اس کے گھر یا بازار کی نماز سے پچیس درجہ بڑھ کر ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ تم میں سے کوئی جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد آئے اور نماز کے علاوہ کوئی اور چیز اس کے پیش نظر نہ رہی ہو تو وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند ہو گا اور ایک گناہ معاف ہو گا، یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، پھر جب وہ مسجد میں پہنچ گیا تو نماز ہی میں رہا جب تک کہ نماز اسے روکے تھی، اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، (اور یہ دعا برابر کرتے رہتے ہیں) جب تک کہ اس مجلس میں (جہاں وہ بیٹھا ہے) کسی کو تکلیف نہ دے یا وضو نہ توڑ دے۔

24. عَنْ انسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قال عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[2]

---

[1] سنن ابی داود، کِتَابُ الصَّلَاةِ، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، حدیث نمبر: 559

[2] سنن ابن ماجه، کتاب المساجد والجماعات، بَابُ: الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، حدیث نمبر: 781

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اندھیرے میں چل کر مسجد آنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت دے دو۔

25. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مُوسَى وَبُرَيْدَةَ[1]

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عشاء کی جماعت میں حاضر رہے گا تو اسے آدھی رات کے قیام کا ثواب ملے گا اور جو عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کرے گا، اسے پوری رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔

26. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا[2]

---

[1] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ، حدیث نمبر: 221

[2] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ، حدیث نمبر: 981

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا جو کچھ اذان دینے میں اور صف اول میں ہے۔(از روئے حصول ثواب) پھر بغیر قرعہ کے نہ پاسکتے ان کو البتہ قرعہ ڈالتے اور اگر معلوم ہوتا لوگوں کو جو کچھ نماز کے اول وقت پڑھنے میں ثواب ہے البتہ جلدی کرتے اس کی طرف اور اگر معلوم ہوتا جو کچھ ثواب ہے عشاء اور صبح کی نماز باجماعت پڑھنے کا البتہ آتے جماعت میں گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے۔

27. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے جاتے ہیں، اور فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری تھی وہ اوپر چڑھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، میرے

[1] صحیح البخاری، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ، بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ، حدیث نمبر: 7429

بندوں کو تم کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم نے انہیں نماز کی حالت میں چھوڑا ہے، اور ہم ان کے پاس آئے تھے تو بھی وہ نماز ہی میں مصروف تھے۔

28. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے کچھ نوجوانوں کو میں لکڑی کے گٹھر اکٹھا کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو جماعت کھڑی کی جائے، پھر میں ان لوگوں (کے گھروں) کو آگ لگا دوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔

29. قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً قَالَ هُوَ فِي النَّارِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَاوُنًا بِهَا[2]

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو دن کو روزہ رکھتا ہو اور رات کو قیام کرتا ہو۔ اور جمعہ میں حاضر نہ ہوتا ہو، تو انہوں نے کہا: وہ جہنم میں ہوگا۔ مجاہد کہتے ہیں: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

[1] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ، حدیث نمبر: 217

[2] جامع الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْمَعُ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ، حدیث نمبر: 218

جماعت اور جمعہ میں ان سے بے رغبتی کرتے ہوئے، انہیں حقیر جانتے ہوئے اور ان میں سستی کرتے ہوئے حاضر نہ ہوتا ہو۔

30. عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فَلَمَّا صَلَّى إِذَا رَجُلَانِ لَمْ يُصَلِّيَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا. قَالَا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا. فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ[1]

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، وہ ایک جوان لڑکے تھے، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ مسجد کے کونے میں دو آدمی ہیں جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ہے، تو آپ نے دونوں کو بلوایا، انہیں لایا گیا، خوف کی وجہ سے ان پر کپکپی طاری تھی، آپ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ تو ان دونوں نے کہا: ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر امام کو اس حال میں پائے کہ اس نے نماز نہ پڑھی ہو تو

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب فِيمَنْ صَلَّى فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ يُصَلِّي مَعَهُمْ، حدیث نمبر: 575

اس کے ساتھ (بھی) نماز پڑھے، یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی (البتہ دوسری احادیث میں ہے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا منع ہے)۔

31. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ جَلَّ وَعَزَّ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذَٰلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کی طرف چلا تو دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو اسے بھی اللہ تعالی جماعت میں شریک ہونے والوں کی طرح ثواب دے گا، اس سے جماعت سے نماز ادا کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

32. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تکبیر ہو نماز کی تو نہ دوڑتے ہوئے آؤ تم بلکہ اطمینان اور سہولت سے تو جتنی نماز تم کو ملے پڑھ

[1] سنن ابی داود، كِتَاب الصَّلَاةِ، باب فِيمَنْ خَرَجَ يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَسُبِقَ بِهَا، حدیث نمبر: 564

[2] صحیح مسلم، كتاب الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةِ، باب اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ بِوَقَارٍ وَسَكِينَةٍ وَالنَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِهَا سَعْيًا، حدیث نمبر: 1359

لواور جو نہ ملے اس کو پورا کرلو کیونکہ جب کوئی تم میں سے قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔

نماز میں خضوع وخشوع

33. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا عَلِّمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا[1]

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ کو سلام کیا۔

[1] صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يُحْسِنِ الْفَاتِحَةَ وَلَا أَمْكَنَهُ تَعَلُّمُهَا قَرَأَ مَا تَيَسَّرَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا، حدیث نمبر: 885

آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا: نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو اس نے واپس ہو کر پہلے کی طرح نماز پڑھی اور لوٹ کر آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے وعلیکم السلام کہتے ہوئے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز ادا نہیں کی۔ چنانچہ اسی طرح وہ نماز پڑھتا اور لوٹ کر آپ ﷺ کو سلام کرتا۔ اور آپ ﷺ یہی فرماتے: جاؤ نماز پڑھو تم نے ادا نہیں کی۔ آخر اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو برحق بنایا ہے، میں اس سے زیادہ اچھے طریقے کے علاوہ مزید کسی چیز سے ناواقف ہوں۔ براہ کرم آپ ہی مجھے بتا دیجئے؟ تو ارشاد ہوا: تم جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے اللہ اکبر کہو اور پھر جتنا قرآن کریم تم باآسانی پڑھ سکتے ہو وہ پڑھو اس کے بعد رکوع کرو اور پھر بہ آرام بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اس کے بعد بہ اطمینان سجدہ کرو اور پھر بہ اطمینان قعدہ میں بیٹھو اور اسی طرح اپنی پوری نماز میں کیا کرو۔

34. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي وَاللهِ لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ[1]

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز

[1] صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ الصَّلَاةِ وَإِتْمَامِهَا وَالْخُشُوعِ فِيهَا، حدیث نمبر: 957

پڑھانے کے بعد فرمایا: اے فلاں! تم اپنی نماز کو اچھی طرح کیوں ادا نہیں کرتے؟ کیا نمازی کو دکھائی نہیں دیتا ہے کہ اس نے کس طرح نماز ادا کی ہے حالانکہ وہ اپنے ہی لیے نماز ادا کرتا ہے اور اللہ کی قسم! میں جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

35. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالِانْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ[1]

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھانے کے فوراً ہی بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ اس لئے مجھ سے پہلے رکوع، سجدہ، قومہ اور سلام نہ پھیرو۔ میں آگے اور پیچھے سے تم کو دیکھتا ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو چیزیں میں دیکھتا ہوں اگر تم انہیں دیکھ لو تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ ارشاد ہوا: میں نے جنت اور دوزخ دیکھی ہے۔

[1] صحیح مسلم، كِتَابُ الصَّلَاةِ، باب النَّهْيِ عَنْ سَبْقِ الْإِمَامِ بِرُكُوعٍ أَوْ سُجُودٍ وَنَحْوِهِمَا، حدیث نمبر: 961

نماز کے بعض آداب

36. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا[1]

حضرت سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نماز کے لیے رسول اکرم ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو وگرنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار اور عقل مند ہیں اور پھر جو ان سے قریب ہوں۔ اس کے بعد حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: آج تم لوگوں میں بے انتہا اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔

37. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ[2]

---

[1] صحیح مسلم، كِتَاب الصَّلَاةِ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ، حدیث نمبر: 974

[2] صحیح مسلم، كِتَاب الصَّلَاةِ، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ وَإِقَامَتِهَا وَفَضْلِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ مِنْهَا وَالِازْدِحَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَالْمُسَابَقَةِ إِلَيْهَا وَتَقْدِيمِ أُولِي الْفَضْلِ وَتَقْرِيبِهِمْ مِنَ الْإِمَامِ، حدیث نمبر: 979

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتٰی کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ ان سے تیر کی لکڑی کی طرح برابر فرمارہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا، تاوقتیکہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ ﷺ سے معلوم کر چکے ہیں پھر ایک روز آپ ﷺ نکلے تو کھڑے ہو گئے تھے کہ آپ ﷺ تکبیر کہتے۔ اتنے میں آپ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کرلو ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

38. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَتْفِلَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اس لیے اپنی داہنی جانب تھوکنا نہیں چاہیے لیکن بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

[1] صحیح البخاری، کِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاة، بَابُ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ، حدیث نمبر: 531

39. عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ[1]

حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ رات میں نماز کیسے پڑھتے تھے؟ آپ نے بتلایا کہ شروع رات میں سو رہتے اور آخر رات میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد بستر پر آ جاتے اور جب مؤذن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

40. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا

[1] صحیح البخاری، كِتَابُ التَّهَجُّدِ، بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ، حدیث نمبر: 1146

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ

وَلَا يَنَامُ قَلْبِي[1]

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں (رات کو تہجد میں) کتنی رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور۔ پہلے آپ ﷺ چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر آپ ﷺ چار رکعت اور پڑھتے ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا)! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

---

[1] صحیح البخاری، كِتَاب التَّهَجُّد، بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، حدیث نمبر: 1147

قرآن مجید میں نماز کا ذکر

اسلامی نظامِ عبادات میں نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ حکیم میں بہت زیادہ مقامات پر نماز کا ذکر آیا ہے۔

جن مقامات پر فعل (صلی یصلی) ذکر ہوا

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ[1]

ترجمہ: تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ کا جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور سردار اور ہمیشہ کے لیے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے۔

وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَ لْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ

[1] آل عمران، 3:39

اَذًی مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَنۡ تَضَعُوۡۤا اَسۡلِحَتَكُمۡ وَ خُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا[1]

ترجمہ: اور اے محبوب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کرر کھا ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ

وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ[2]

ترجمہ: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا، بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔

---

[1] النساء، 4:102

[2] التوبہ، 9:84

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى[1]

ترجمہ: اس نے نہ تو سچ مانا اور نہ نماز پڑھی۔

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى[2]

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى[3]

ترجمہ: بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ[4]

ترجمہ: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

جن مقامات پر اسم (الصلوۃ) ذکر ہوا

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ[5]

ترجمہ: وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں۔

[1] القیامة، 75:31

[2] الأعلى، 87:15

[3] العلق، 96:10

[4] الكوثر، 108:2

[5] البقرة، 2:3

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ[1]

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

وَ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ ؕ وَ اِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ[2]

ترجمہ: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ[3]

ترجمہ: اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر تم پھر گئے مگر تم میں کے تھوڑے اور تم روگردان ہو۔

---

[1] البقرۃ، 2:43

[2] البقرۃ، 2:45

[3] البقرۃ، 2:83

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ[1]

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَ الصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ[2]

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

لَیۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَکُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ وَ لٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَ الۡکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَ السَّآئِلِیۡنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ ۚ وَ الۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ۚ وَ الصّٰبِرِیۡنَ فِی الۡبَاۡسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیۡنَ الۡبَاۡسِ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ[3]

ترجمہ: کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا

[1] البقرۃ، 2:110

[2] البقرۃ، 2:153

[3] البقرۃ، 2:177

عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ [1]

ترجمہ: نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ [2]

ترجمہ: بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی ان کا نیگ (انعام) ان کے رب کے پاس ہے، اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو، نہ کچھ غم۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

[1] البقرۃ، 2:238

[2] البقرۃ، 2:227

مِّنۡکُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا

فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَ اَیۡدِیۡكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بے نہائے مگر مسافری میں اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَیۡدِیَكُمۡ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ

عَلَیۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ یَخۡشَوۡنَ النَّاسَ كَخَشۡیَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡیَةً وَ قَالُوۡا

رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَیۡنَا الۡقِتَالَ لَوۡ لَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡیَا قَلِیۡلٌ

وَ الۡاٰخِرَةُ خَیۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَ لَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا[2]

ترجمہ: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد اور بولے اے رب ہمارے! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض

[1] النساء، 4:43

[2] النساء، 4:77

کر دیا تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا، تم فرمادو کہ دنیا کا برتنا تھوڑا ہے اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی اور تم پر تاگے برابر ظلم نہ ہو گا۔

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا[1]

ترجمہ: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے پڑھو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

وَ اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىٕكُمْ وَ لْتَاْتِ طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَنْ تَضَعُوْۤا اَسْلِحَتَكُمْ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا[2]

ترجمہ: اور اے محبوب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ

[1] النساء، 4:101

[2] النساء، 4:102

سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں اور چاہئے کہ اپنی پناہ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں اگر تمہیں مینھ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی پناہ لیے رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لئے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[1]

ترجمہ: پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا[2]

[1] النساء، 4:103

[2] النساء، 4:142

ترجمہ: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا[1]

ترجمہ: ہاں جو اُن میں علم کے پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ[2]

---

[1] النساء، 4:162

[2] المائدۃ، 5:6

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو، اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ [1]

ترجمہ: اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد کیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے اور اللہ نے فرمایا بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بیشک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں، پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔

[1] المائدۃ، 5:12

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ

هُمْ رٰكِعُوْنَ[1]

ترجمہ: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے

ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ[2]

ترجمہ: اور جب تم نماز کے لئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ

نرے بے عقل لوگ ہیں۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ[3]

ترجمہ: شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور

تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا

عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

---

[1] المائدۃ، 5:55

[2] المائدۃ، 5:58

[3] المائدۃ، 5:91

الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا

وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ[1]

ترجمہ: اے ایمان والوں تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں میں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہنچے، ان دونوں کو نماز کے بعد روکو وہ اللہ کی قسم کھائیں اگر تمہیں کچھ شک پڑے ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں۔

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ[2]

ترجمہ: اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو، اور وہی ہے جس کی طرف اٹھنا ہے۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ[3]

ترجمہ: اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو آگے تھیں اور اس لیے کہ تم ڈر سناؤ سب بستیوں کے سردار کو اور جو کوئی سارے جہاں میں

---

[1] المائدۃ، 5:106

[2] الأنعام، 6:72

[3] الأنعام، 6:92

اس کے گرد ہیں اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ[1]

ترجمہ: تم فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔

وَ الَّذِیْنَ یُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِیْنَ[2]

ترجمہ: اور وہ جو کتاب کو مضبوط تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، ہم نیکوں کا نیگ (اجر) نہیں گنواتے۔

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ[3]

ترجمہ: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں۔

وَ مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِیَةً فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ[4]

---

[1] الأنعام، 6:162

[2] الأعراف، 7:170

[3] الأنفال، 8:3

[4] الأنفال، 8:35

ترجمہ: اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی تو اب عذاب چکھو بدلہ اپنے کفر کا۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[1]

ترجمہ: پھر جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور قید کرو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ[2]

ترجمہ: پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والوں کے لیے۔

---

[1] التوبۃ، 9:5

[2] التوبۃ، 9:11

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ[1]

ترجمہ: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ[2]

ترجمہ: اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اسی لیے کہ وہ اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر ناگواری سے۔

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ[3]

---

[1] التوبة، 9:18

[2] التوبة، 9:54

[3] التوبة، 9:71

ترجمہ: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں، یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا، بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰی وَ اَخِیۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِکُمَا بِمِصۡرَ بُیُوۡتًا وَّ اجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قِبۡلَۃً وَّ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ[1]

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو، اور مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ۔

قَالُوۡا یٰشُعَیۡبُ اَصَلٰوتُکَ تَاۡمُرُکَ اَنۡ نَّتۡرُکَ مَا یَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوۡ اَنۡ نَّفۡعَلَ فِیۡۤ اَمۡوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّکَ لَاَنۡتَ الۡحَلِیۡمُ الرَّشِیۡدُ[2]

ترجمہ: بولے اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ہاں جی تمہیں بڑے عقلمند نیک چلن ہو۔

---

[1] یونس، 10:87

[2] هود، 11:87

وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ

ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ[1]

ترجمہ: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک

نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

وَ الَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ

عَلَانِیَۃً وَّ یَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ[2]

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے

دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے

ٹالتے ہیں انہیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے۔

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنۡ

قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡهِ وَ لَا خِلٰلٌ[3]

---

[1] ھود، 11:114

[2] الرعد، 13:22

[3] ابراھیم، 14:31

ترجمہ: میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ سوداگری ہوگی نہ یارانہ۔

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَ ارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ[1]

ترجمہ: اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے میرے رب اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلۡ دُعَآءِ[2]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے۔

---

[1] ابراھیم، 14:37

[2] ابراھیم، 14:40

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا[1]

ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

قُلِ ادۡعُوا اللّٰهَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدۡعُوۡا فَلَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ۚ وَ لَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتۡ بِهَا وَ ابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا[2]

ترجمہ: تم فرماؤاللہ کہہ کر پکارو رحمان کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ اور ان دنوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

وَّ جَعَلَنِیۡ مُبٰرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ ۪ وَ اَوۡصٰنِیۡ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ حَيًّا[3]

ترجمہ: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکوۃ کی تاکید فرمائی جب تک جیوں۔

وَ كَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ مَرۡضِيًّا[4]

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتا اور اپنے رب کو پسند تھا۔

---

[1] الإسراء، 17:78

[2] الإسراء، 17:110

[3] مریم، 19:31

[4] مریم، 19:55

فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا[1]

ترجمہ: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکۡرِیۡ[2]

ترجمہ: بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔

وَ اۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَ الۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى[3]

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ، کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیز گاری کے لیے۔

وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ[4]

---

[1] مریم، 19:59

[2] طٰهٰ، 20:14

[3] طٰهٰ، 20:132

[4] الأنبياء، 21:73

ترجمہ: اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی

اچھے کام کرنے اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے۔

الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ أَصَابَهُمْ وَ الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَ

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ[1]

ترجمہ: کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو افتاد پڑے اس کے

سنے والے اور نماز برپار کھنے والے اور ہمارے دیے سے خرچ کرتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ إِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ أَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا

عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ[2]

ترجمہ: وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ اور بھلائی کا

حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لیے سب کاموں کا انجام۔

وَ جَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ

مِلَّةَ أَبِيْكُمْ إِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

---

[1] الحج، 22:35

[2] الحج، 22:41

شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ[1]

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا اس نے تمہیں پسند کیا اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی تمہارے باپ ابراہیم کا دین اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تاکہ رسول تمہارا نگہبان و گواہ ہو اور تم اور لوگوں پر گواہی دو تو نماز برپا رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو وہ تمہارا مولیٰ ہے تو کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ[2]

ترجمہ: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔

وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ[3]

ترجمہ: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔

---

[1] الحج، 22:78

[2] المؤمنون، 23:2

[3] المؤمنون، 23:9

رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ

يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ[1]

ترجمہ: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

وَ تَسۡبِيۡحَهٗ وَ اللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ[2]

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز اور اپنی تسبیح، اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے۔

وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ[3]

ترجمہ: اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

---

[1] النور، 24:37

[2] النور، 24:41

[3] النور، 24:56

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے تین وقت نمازِ صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمد و رفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں، اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ[2]

ترجمہ: وہ جو نماز برپا رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ[3]

---

[1] النور،24:58

[2] النمل،27:3

[3] العنکبوت،29:45

ترجمہ: اے محبوب! پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی اور نماز قائم فرماؤ، بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ[1]

ترجمہ: اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں سے نہ ہو۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ[2]

ترجمہ: وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں اور آخرت پر یقین لائیں۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ[3]

ترجمہ: اے میرے بیٹے! نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

---

[1] الروم، 30:31

[2] لقمان، 31:4

[3] لقمان، 31:17

وَ قَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاہِلِیَّۃِ الۡاُوۡلٰی وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ

اَطِعۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ

تَطۡہِیۡرًا[1]

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی

اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے، اے

نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا

کردے۔

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَ اِنۡ تَدۡعُ مُثۡقَلَۃٌ اِلٰی حِمۡلِہَا لَا یُحۡمَلۡ مِنۡہُ شَیۡءٌ وَّ لَوۡ کَانَ

ذَا قُرۡبٰی ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَ مَنۡ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا

یَتَزَکّٰی لِنَفۡسِہٖ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ[2]

ترجمہ: اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی

اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ قریب

رشتہ دار ہو، (اے محبوب!) تمہارا ڈر سنانا انہیں کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب

---

[1] الأحزاب، 33:33

[2] فاطر، 35:18

سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں، اور جو ستھرا ہوا تو اپنے ہی بھلے کو ستھرا ہوا اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ[1]

ترجمہ: بیشک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں۔

وَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ[2]

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام ان کے آپس کے مشورے سے ہے اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ[3]

---

[1] فاطر، 35:29

[2] الشوریٰ، 42:38

[3] المجادلۃ، 58:13

ترجمہ: کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا، اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو، اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[1]

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[2]

ترجمہ: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ[3]

ترجمہ: جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔

---

[1] الجمعة، 62:9

[2] الجمعة، 62:9

[3] المعارج، 70:23

وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ[1]

ترجمہ: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ وَ اللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ عَلِمَ اَنۡ سَیَکُوۡنُ مِنۡکُمۡ مَّرۡضٰی وَ اٰخَرُوۡنَ یَضۡرِبُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ یَبۡتَغُوۡنَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اٰخَرُوۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنۡہُ وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا وَ مَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ہُوَ خَیۡرًا وَّ اَعۡظَمَ اَجۡرًا وَ اسۡتَغۡفِرُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ[2]

ترجمہ: بیشک تمہارا رب جانتا ہے کہ تم قیام کرتے ہو کبھی دو تہائی رات کے قریب، کبھی آدھی رات، کبھی تہائی اور ایک جماعت تمہارے ساتھ والی اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ اے مسلمانو! تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا، سو اُس نے تم پر (مشقت میں تخفیف کر کے) معافی دے دی، اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھ ہو، اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا

[1] المعارج، 70:34

[2] المزمل، 73:20

قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے، اور اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ[1]

ترجمہ: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ[2]

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ[3]

ترجمہ: جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

---

[1] البينة، 98:5

[2] الماعون، 107:4

[3] الماعون، 107:5

جن مقامات پر اسم فاعل (مصلین) ذکر ہوا

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا وَّاِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا اِلَّا

الۡمُصَلِّيۡنَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ۔[1]

ترجمہ: بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص، جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا، اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا، مگر نمازی، جو اپنی نماز کے پابند ہیں۔

قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ[2]

ترجمہ: وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔

فَوَيۡلٌ لِّلۡمُصَلِّيۡنَ[3]

ترجمہ: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔

اس کے علاوہ مختلف صیغوں میں ذکر ہوا جیسے مصلی:

وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى وَ عَهِدۡنَاۤ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَ الۡعٰكِفِيۡنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوۡدِ[4]

---

[1] المعارج، 23-19:70

[2] المدثر، 43:74

[3] الماعون، 4:107

[4] البقرۃ، 125:2

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسماعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع و سجود والوں کے لئے۔

اس کے علاوہ اور الفاظ سے بھی نماز کا ذکر ہوا جیسے رکوع اور سجدہ وغیرہ۔

قرآن کریم میں حکم نماز

مندرجہ بالا آیات کریمہ میں قرآن کریم میں صلوۃ کا مختلف صیغوں میں مذکور ہونے کا ذکر ہوا۔ متعدد مقامات پر صیغہ امر کے ساتھ (صراحتاً) نماز کا حکم وارد ہوا ہے۔ چند آیات ملاحظہ ہوں:

وَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ وَآتُواْ الزَّكَاةَ وَارْكَعُواْ مَعَ الرَّاكِعِينَ[1]

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

سورہ طٰہٰ میں ارشاد خداوندی ہے:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي[2]

ترجمہ: اور میری یاد کی خاطر نماز قائم کیا کرو۔

---

[1] البقرہ، 2:43

[2] طٰہٰ، 20:14

اللہ عزوجل نے اپنے نہایت برگزیدہ پیغمبر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا[1]

ترجمہ: اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے حضور مقامِ مرضیّہ پر (فائز) تھے (یعنی ان کا رب ان سے راضی تھا)۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔

(التّوبة، 9:128)

[1] مریم، 19:55

نماز کی فرضیت، اَہمیت و فضیلت

نماز- اسلام کا بنیادی رکن

اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے شہادت توحید و رسالت کے بعد جس فریضہ کی بجاآوری کا حکم قرآن و سنت میں تاکید کے ساتھ آیا ہے وہ نماز ہی ہے۔ درج ذیل احادیث مقدسہ کے مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام میں نماز کو کیا مقام حاصل ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ[1]

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنااور اس کے سواسب کی عبادت کا انکار کرنا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ عزوجل، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ

---

[1] مسلم، الصحیح، کتاب الإیمان، باب بیان أرکان الإسلام ودعائمہ العظام، 1: 45، رقم: 16

فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ[1]

ترجمہ: اللہ تعالٰی نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان نمازوں کے لئے بہترین وضو کیااور ان کے وقت پر ان کو ادا کیااور ان نمازوں کو (کامل واحسن) رکوع اور کامل خشوع سے ادا کیاتو اللہ عزوجل نے اس کی بخشش کا عہد فرمایاہے، اور جس نے یہ سب کچھ نہ کیا اس کے لئے اللہ تعالٰی کا کوئی ذمہ نہیں، چاہے تو اسے بخش دے، چاہے تو اسے عذاب دے۔

نماز کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال مبارک کے وقت امت کو جن چیزوں کی وصیت فرمائی ان میں سے سب سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی، بلکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ صحیح کے مطابق آخری الفاظ جو آپ ﷺ کی زبان مبارک پر بار بار آتے تھے وہ یہی تھے۔

الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ[2]

ترجمہ: نماز کو لازم پکڑو اور اپنے غلام، لونڈی کے بارے میں اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہنا۔

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الصلوٰة، باب في المحافظة في وقت الصلوات، 1: 175، حدیث نمبر: 425

[2] سنن أبوداود، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ، حدیث نمبر: 5156

صلوۃ کا معنی و مفہوم

ذاتِ باری تعالیٰ کی بارگاہِ صمدیّت میں اس کے بے پایاں جود و کرم اور فضل و رحمت کی خیرات طلب کرنے کے لئے کمالِ خشوع و خضوع کے ساتھ سراپا التجا بنے رہنے اور اس کے حقِ بندگی بجا لانے کو صلوۃ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بنظرِ غائر دیکھا جائے تو کائناتِ ارضی و سماوی کی ہر مخلوق اپنے اپنے حسبِ حال بارگاہِ خداوندی میں صلوۃ اور تسبیح و تحمید میں مصروف نظر آتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ[1]

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ (سب) اللہ ہی کی تسبیح کرتے ہیں اور پرندے (بھی فضاؤں میں) پر پھیلائے ہوئے (اسی کی تسبیح کرتے ہیں)، ہر ایک (اللہ کے حضور) اپنی نماز اور اپنی تسبیح کو جانتا ہے۔

نماز دینِ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان کے بعد اہم ترین رُکن ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و سنت اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ یہ شبِ معراج کے موقع پر فرض کی گئی۔

[1] النور، 24: 41

شب معراج اور تحفۂ نماز

زمانے بھر کا دستور ہے کہ لوگ تحائف کی قدر کرتے ہیں، بالخصوص جب تحفہ کسی بڑی شخصیت سے ملے تو اُسے سنبھال کر رکھا جاتا اور اپنی قسمت پر ناز کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ تحفوں کی قدر نہیں کرتے یا تحفہ دینے والے کا شکریہ ادا نہیں کرتے تو ایسے لوگ معاشرے میں اچّھی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے۔

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ[1]

ترجمہ: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

نماز ایک ایسا تحفہ ہے جو خالق کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود بغیر کسی وسیلہ وواسطہ کے شب معراج کے موقع پر اپنے پیارے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔ اس تحفے کو آقائے دو جہاں ﷺ نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا:

عَنۡ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم جُعِلَتۡ قُرَّةُ عَيۡنِي فِي الصَّلَاةِ[2]

---

[1] ابراھیم:۷

[2] سنن النسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، حدیث نمبر: 3391

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

باقی تمام احکامات اسلامیہ بذریعہ حضرت جبریل علیہ السلام یا وحی کی صورت میں زمین دنیا پر عطا ہوئے جبکہ نماز کے لیے اللہ رب العزت نے اتنا عظیم الشان اور محبت بھرا انداز اختیار فرمایا۔ اور یہ بات نماز کی اہمیت کو خوب اجاگر کرتی ہے۔

شب معراج کے موقع پر اس امت پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ لیکن نبی کریم ﷺ سراپائے رحمت ہونے کے ناطے اپنی امت کے لیے حضرت کلیم اللہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ فسوف ترانی میں چھپے راز کو عیاں کرتے ہوئے تخفیف کروا کر پانچ نمازوں کو پچاس نمازوں کے قائم مقام کر دیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتَّى آتِيَ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مُوسَى مَاذَا افْتَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَوَضَعَ عَنِّي شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُ رَبِّي فَقَالَ

هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي[1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا، موسیٰ نے فرمایا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اس نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جایئے کیوں کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں دوبارہ اپنے رب کی طرف گیا تو اس نے نصف نمازیں معاف فرمادیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں بتایا انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جایئے کیوں کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں پھر اپنے رب کی طرف گیا تو اس نے فرمایا: یہ (ادا کرنے میں) پانچ ہیں اور یہی (ثواب میں) پچاس ہیں۔ میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا: اپنے رب کے پاس واپس جایئے، میں نے کہا: مجھے اپنے رب سے شرم محسوس ہوتی ہے۔'' اعلان نبوت کے گیارہویں سال اسلام میں سب اعمال سے پہلے نماز کو ہی فرض کیا گیا۔ اس سے قبل نماز تھی لیکن

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة والسنة، باب: مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حدیث نمبر: 1399

ابھی فرض نہیں کی گئی تھی۔ شبِ معراج سے قبل نماز پر متعدد حدیثیں دال ہیں، جیسا کی رسول اکرم ﷺ نے خود معراج کی رات نماز فرض ہونے سے قبل مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نماز ادا فرمائی:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ (جبریل) انْزِلْ فَصَلِّ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ [1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (حضرت جبریل علیہ السلام) نے کہا: اتر کر نماز پڑھیئے، میں نے اتر کر نماز پڑھی، انہوں نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ آپ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے، جہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

اور اسی موقع پر ہمارے غیب دان آقا ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر مبارک میں نماز پڑھتے ہوئی مشاہدہ فرمایا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ

[1] سنن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب فَرْضِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ، حدیث نمبر: 451

وَفِی رِوَایَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ[1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کثیب احمر کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ

ترجمہ: آپ فرمادیں کہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو پھر اگر وہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا

(آل عمران، 3:32)

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی، حدیث نمبر: 6157

ترکِ نماز پر وعید

نماز اسلام کا بنیادی ستون اور وہ امتیازی عمل ہے جو ایک مومن کو کافر سے ممتاز کرتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات میں جہاں فریضہ نماز کی بجاآوری کو دین کی تعمیر قرار دیا گیا ہے وہاں اسکا ترک کر دینا دین کی بربادی اور انہدام کا موجب سمجھا گیا ہے لہٰذا جس نے اسے قائم کر لیا وہ کامیاب ہوا اور جس نے اسے گرا دیا وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔

قرآنِ حکیم میں وعید

سورۃ مدثر میں اللہ تعالیٰ نے اہل دوزخ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جب ان سے پوچھا جائے گا تمہیں دوزخ میں لے جانے کا باعث کون سی چیز بنی تو وہ جواباً کہیں گے:

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ [1]

ترجمہ: وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے۔ اور ہم محتاجوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور بے ہودہ مشاغل والوں کے ساتھ (مل کر) ہم بھی بے ہودہ مشغلوں میں پڑے رہتے تھے۔

[1] المدثر، 74: 43، 45

سورۃ الماعون میں ارشاد فرمایا:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ[1]

ترجمہ: پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں۔

یومِ حشر ہر شخص اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہو گا صرف وہ لوگ باعزت اور جنت میں ہوں گے، جن کے اعمال اچھے ہوں گے ان کی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ یہ اچھے لوگ مجرموں سے سوال کریں گے کہ کونسے عمل نے تمہیں رسوا کیا؟ ان کا جواب ہو گا کہ وہ دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے آج وہ اس ہولناک انجام کو پہنچے ہیں لہٰذا جان لینا چاہئے کہ نماز نہ پڑھنے کا انجام اچھا نہ ہو گا۔ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے میدانِ حشر میں ان کو زبردست رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

احادیثِ نبوی ﷺ میں وعید

احادیثِ مبارکہ میں متعدد مقامات پر نماز چھوڑنے پر وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ[2]

ترجمہ: انسان اور اس کے کفر و شرک کے درمیان نماز نہ پڑھنے کا فرق ہے۔

---

[1] الماعون، 107: 4، 5

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے محبوب نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی:

وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ[1]

ترجمہ: کوئی فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا پس جس نے ارادۃً نماز چھوڑی اس سے (اللہ) بری الذمہ ہو گیا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

(اور عرض کرتے ہیں:) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے

(آل عمران، 3:8)

[1] سنن ابن ماجة، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، حديث نمبر: 4034

نمازِ پنجگانہ

نمازِ پنجگانہ کے اوقات

نمازِ پنجگانہ کے اوقات مقررہ کے بارے میں، اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[1]

ترجمہ: بے شک نماز مومنین پر اُوقات مقررہ میں فرض کی گئی ہے۔

نماز کے اوقات درج ذیل ہیں:[2]

- **وقت فجر:** طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔
- **وقت ظہر وجمعہ:** آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دوچند ہو جائے۔
- **وقت عصر:** بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔
- **وقت مغرب:** غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض (سپیدی) تک ہے۔
- **وقت عشاء ووتر:** غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے، اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانب شرق میں صبح کاذب کی مثل ہے۔

---

[1] النساء: ۱۰۳

[2] بحوالہ مختصر القدوری، کتاب الصلاۃ، ص:23، دار الکتب العلمیہ

نمازِ پنجگانہ کی فضیلت

نمازِ پنجگانہ مسلمانوں کے لئے ایک اہم ترین فریضہ ہے۔ اسلامی عبادات میں سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ قرآن و حدیث میں نماز کے بے شمار فضائل اور فوائد بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے چیدہ چیدہ درج ذیل ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: الصَّلَاۃُ لِوَقْتِهَا (نماز کو اس کے مقررہ وقت پر پڑھنا)۔[1]

نمازِ فجر، ظہر و عصر کی فضیلت

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْئٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ[2]

ترجمہ: جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں خلل ڈالا، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث نمبر: 256

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح، حدیث نمبر: 1493

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے:

لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ[1]

ترجمہ: جس شخص نے طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر، وہ ہرگز دوزخ میں نہیں جائے گا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ[2]

ترجمہ: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (عصر اور فجر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مقام مخمص میں ہمارے ساتھ عصر کی نماز پڑھی اور فرمایا: تم سے پہلی امتوں پر بھی یہ نماز پیش کی گئی تھی لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا لہٰذا جو اس کی حفاظت کرے گا اس کو دوگنا اجر ملے گا۔[3]

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح و العصر، حدیث نمبر: 1436

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ الصبح و العصر، حدیث نمبر: 1438

[3] مسند الإمام أحمد، حدیث أبو بصرۃ الغفاری، حدیث نمبر: 272270

نمازِ مغرب وعشاء کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلوٰةِ عِنْدَ اللهِ صَلوٰةُ الْمَغْرِبِ، وَمَنْ صَلّٰی بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ بَنَى اللهُ لَه بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ، يَغْدُو فِيْهِ وَيَرُوْحُ[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل نماز، نماز مغرب ہے اور جو اسکے بعد دو رکعت پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنادے گا (جس میں) وہ صبح کرے گا اور راحت پائے گا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ[2]

ترجمہ: جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی تو گویا اس نے نصف رات قیام کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا یارسول اللہ ﷺ! مجھ سے ایک ایسا جرم ہو گیا ہے جس پر حد ہے۔ آپ ﷺ مجھ پر حد جاری فرمادیں، اتنے میں نماز کا وقت آگیا۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب اس نے نماز پڑھ لی تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے حد لگنے والا کام کیا

---

[1] المعجم الأوسط للطبرانی، بَابُ الْبِيمِ، حدیث نمبر: 6449

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء و الصبح فی جماعۃ، حدیث نمبر: 1491

ہے۔آپ کتاب اللہ کے مطابق حد قائم کیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے ؟اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہوں کو (اس نماز کے صدقے)معاف کر دیا ہے۔[1]

نمازِ پنجگانہ اور سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام

حضور نبی اکرم ﷺ سے پہلے نہ تو انبیاء کرام میں سے کسی نے نمازِ پنجگانہ ادا کی اور نہ ہی ان کی امت نے۔البتہ ان پانچ نمازوں میں سے ہر ایک نماز کسی نہ کسی نبی نے ضرور ادا کی ہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دنیا میں کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے خود نماز نہ پڑھائی ہو یا نماز کا حکم نہ دیا ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی:

رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ[2]

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب اور ہماری دعا سن لے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب قوله تعالىٰ: إن الحسنات يذهبن السيئات، 4 : 2117، رقم : 2764

[2] ابراهيم، 14 :40 .

قرآنِ حکیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا عمل مذکور ہے:

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا[1]

ترجمہ: اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے حضور مقامِ مرضیّہ پر (فائز) تھے (یعنی ان کا رب ان سے راضی تھا)

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے آپ کو نماز کا طعنہ دیا:

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ[2]

ترجمہ: وہ بولے اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان (معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں یا یہ کہ ہم جو کچھ اپنے اموال کے بارے میں چاہیں (نہ) کریں؟ بے شک تم ہی (ایک) بڑے تحمل والے ہدایت یافتہ (رہ گئے) ہو۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ[3]

---

[1] مریم، 19:55

[2] ھود، 11:87

[3] لقمٰن، 31:17

ترجمہ: اے میرے فرزند! تو نماز قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

حضرت امام حلبی، حضرت امام رافعی رحمۃ اللہ علیہما کی شرح مسند شافعی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے صبح کی نماز پڑھی، حضرت داؤد علیہ السلام نے ظہر کی نماز پڑھی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھی، حضرت یعقوب علیہ السلام نے مغرب کی نماز پڑھی اور حضرت یونس علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھی۔[1]

عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی لیکن ان کی یا اور کسی نبی کی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔ امتیوں میں صرف حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کو اس نماز کے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

امام ابو داؤد اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَعْتِمُوْا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ، وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ[2]

ترجمہ: اس نماز (عشاء) کو تاخیر سے پڑھا کرو کیونکہ تمہیں اس نماز کی وجہ سے پچھلی تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

[1] الطحاوی، شرح معانی الآثار، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ الوسطی ای الصلوات، 1: 226، رقم: 1014

[2] ابو داؤد، السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی وقت العشاء الآخرۃ، 1: 173

نماز میں مسنون قراءت

سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل۔

مفصل: سورۂ حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں:

1. **طوال مفصل:** سورۂ حجرات سے سورۂ بروج تک
2. **اوساط مفصل:** سورۂ بروج سے سورۂ لم یکن تک
3. **قصار مفصل:** سورۂ لم یکن سے آخر تک۔

ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[1]

وتر میں مسنون قرأت اور اس کے بعد کے اذکار

نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى، دوسری میں قُلْ يا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھنا سنت ہے۔

نمازِ وتر کے بعد ۲ مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْس آہستہ اور پھر تیسری مرتبہ باآواز بلند سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْس اور پھر رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ کہنا سنت ہے۔

---

[1] ردالمحتار

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثلاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى، وقُلْ يا أَيها الْكَافِرُونَ، وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، ويقنتُ قبلَ الرُكوعِ، فإذا سَلَّمَ قال: سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يمُدُّ بِها صَوْتَه فى الآخِرةِ يقول رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ[1]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھا کرتے جن میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور قُلْ يا أَيها الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھتے، اور رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھتے، جب فارغ ہو جاتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے، اور آخری مرتبہ کھینچ کر پڑھتے اور آخر میں رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے۔

[1] الدارقطنی فی السنن، کتاب الوتر، باب فضيلة الوتر

نفلی نمازیں

صحیح البخاری میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔

[1] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، الحدیث: 6502

نوافل تو بہت کثیر ہیں۔ اوقات ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں وہ یہ ہیں: تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز سفر، نماز واپسی سفر، نماز تہجد، صلوۃ التسبیح، نماز حاجت، صلوۃ الاوابین، نماز توبہ، نماز استخارہ وغیرہ ہیں۔

نمازِ تہجد

نماز عشاء کے بعد سو کر اُٹھنے کے بعد (فجر کا وقت داخل ہونے سے قبل) جو نوافل پڑھیں انہیں تہجد کہا جاتا ہے۔ سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں، بلکہ صلاۃ اللیل میں داخل ہیں۔[1] تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ رب عزوجل ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان

---

[1] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی رکعتی السفر

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء۔۔۔ إلخ

دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اس کی دُعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کر دوں گا۔

حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَّقَوْلُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ[1]

ترجمہ: الٰہی! تیرے ہی لیے حمد ہے، آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو نور

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل

ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے تو سب کا بادشاہ ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور محمد ﷺ حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ (عزوجل) تیرے لیے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تُو بخش دے میرے لیے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے اور پیچھے کیے اور چھپا کر کیے اور اعلانیہ کیے اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تُو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

نمازِ اشراق

اس کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہو جانے پر شروع ہوتا ہے۔ کم از کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ[1]

[1] جامع الترمذي، أبواب السفر، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد۔۔۔ إلخ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صلاۃ فجر جماعت سے پڑھی پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل گیا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں، تو اسے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'پورا، پورا، پورا، یعنی حج و عمرے کا پورا ثواب۔

نمازِ چاشت

نماز چاشت مستحب ہے۔ اس کا وقت بھی آفتاب کے خوب طلوع ہو جانے پر شروع ہوتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ جب طلوعِ آفتاب اور آغازِ ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو پڑھی جائے ۔ کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔[1]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ[2]

---

[1] الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل

[2] جامع الترمذي، أبواب الوتر، باب ما جاء في صلاة الضحى، الحديث:473

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

اسی طرح طبرانی میں ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں، غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اُس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یارات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔[1]

اور مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[2]

---

[1] الترغیب والترھیب، الترغیب فی صلاۃ الضحی، الحدیث: ۱۴

[2] المسند للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبی هريرة، الحديث: ۱۰۴۸۵

نمازاوابین

نمازِ اوّابین مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ یہ چھ رکعت سے لے کر بیس رکعات پر مشتمل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات نفل اس طرح (مسلسل) پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو اس کے لیے یہ نوافل بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گے۔

صلاۃ اللیل

بعد نماز عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں۔ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں۔

[1] جامع الترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ما جاء فی فضل التطوع و ست رکعات بعد المغرب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ؛ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ؛ صَلَاةُ اللَّيْلِ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے۔

امام طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرچہ اتنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری کا دودھ لیتے ہیں اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلاۃ اللیل ہے۔[2]

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد اعضا (پوری طرح) خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، [illegible]

[2] المعجم الکبیر، باب الألف، الحدیث: [illegible]

بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَی عِنْدِی أَنِّی لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِی سَاعَةِ لَیْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلاَّ صَلَّیْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِی أَنْ أُصَلِّیَ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کے وقت پوچھا کہ اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے نفل نماز پڑھتا رہتا جتنی میری تقدیر لکھی گئی تھی۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَتَوَضَّأُ، فَیُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ یَقُومُ فَیُصَلِّی رَكْعَتَیْنِ مُقْبِلٌ عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ[2]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب فَضْلِ الطُّهُورِ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ

[2] صحیح مسلم، کِتَاب: الطَّهَارَةُ، بَاب: الذِّكْرُ الْمُسْتَحَبُّ عَقِبَ الْوُضُوءِ

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے۔ وضو کے بعد (اعضا پوری طرح خشک ہونے سے پہلے) فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔

تحیۃ المسجد

جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار رکعت پڑھے۔[1]

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ[2]

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں داخل ہو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوع فجر یا بعد نماز عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو تو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔

---

[1] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد

[2] صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، الحدیث: 444

فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو۔ اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس وذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو۔ اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔

ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار بار: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ کہے۔

نمازِ سفر

سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔[1]

عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ مِقْدَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلَى أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِينَ يُرِيدُ السَّفَرَ[2]

ترجمہ: حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے اہل کے ہاں ان دو رکعات سے افضل چیز نہیں چھوڑ جاتا جو دو رکعات ان کے پاس اس وقت پڑھتا ہے جب سفر کا ارادہ کرتا ہے۔

---

[1] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی السفر

[2] المصنف لابن أبی شیبۃ، کتاب الصلوات، الرجل یرید السفر من کان یستحب لہ أن یصلی قبل خروجہ

نماز واپسی سفر

سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔[1]

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحَى فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ[2]

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اُس میں نماز پڑھتے پھر وہیں مسجد میں تشریف رکھتے۔

نمازِ توبہ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَدِيثًا نَفَعَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ

---

[1] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی رکعتی السفر

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها، باب اسْتِحْبَابِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِمَنْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قُدُومِهِ

يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ إِلاَّ غَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُو...إِلَى آخِرِ الآيَةِ[1]

ترجمہ: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ اس سے مجھے نفع پہنچاتا، جتنا وہ پہنچانا چاہتا۔ اور جب آپ کے اصحاب میں سے کوئی آدمی مجھ سے بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا۔ (کیا واقعی تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟) جب وہ میرے سامنے قسم کھالیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا، مجھ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور حضرت ابو بکر نے سچ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے :'جو شخص گناہ کرتا ہے، پھر جا کر وضو کرتا ہے پھر صلاۃ پڑھتا ہے، پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: جنہوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ (عزوجل) کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی اور کون گناہ بخشے اللہ (عزوجل) کے سوا اور اپنے کیے پر دانستہ ہٹ نہ کی حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

[1] جامع الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الصلاۃ عند التوبۃ

نماز استخارہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے، جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں۔ جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ[1]

ترجمہ: اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عزوجل) اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس

[1] صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع۔۔۔ إلخ۔

کو میرے لیے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو مقرر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔

اور اپنی حاجت کا ذکر کرے خواہ بجائے هٰذَا الْأَمْرَ کے حاجت کا نام لے یا اُس کے بعد۔

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: "اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔ بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔

استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔

نمازِ حاجت

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى [1]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی امر اہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔

---

[1] سنن أبی داود، کتاب التطوع، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل

اس کے لیے دو رکعت یا چار پڑھے۔

حدیث میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللهُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

ایک حدیث میں ہے جس کو امام ترمذی و امام ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

جس کی کوئی حاجت اللہ (عزوجل) کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ[1]

[1] جامع الترمذی، أبواب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ

ترجمہ : اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ (عزوجل)، مالک ہے عرشِ عظیم کا، حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

کتب حدیث میں ایک اور دعا بھی مذکور ہے:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلاً، ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهُ . فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ[1]

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک صاحب نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی، اللہ عزوجل سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے، ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انھوں

[1] سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلوات والسنة فیها، باب ماجاء فی صلاة الحاجة

نے عرض کی، حضور ﷺ دُعا کریں، انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور

دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى

رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ[1]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبی رحمت

محمد مصطفی ﷺ کے وسیلہ سے، اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی

بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکار

دوعالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

روایات میں ملتا ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہم اٹھنے

بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔

صحابہ کرام حضور اقدس ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی اس دعا کی تعلیم دیتے:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ

رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضى الله عنه فِي حَاجَةٍ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا

---

[1] مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہے کہ یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے کے بجائے، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہا جائے۔

يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَشَكَى ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي، فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي، وَتَذْكُرُ حَاجَتَكَ، وَرُحْ حَتّٰى أَرُوحَ مَعَكَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُكَ، فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ، حَتّٰى كَانَ السَّاعَةَ وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَاذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتّٰى كَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلٰكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَتَاهُ ضَرِيرٌ، فَشَكَى إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَصْبِرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ، فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ

بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ : فَوَاللهِ، مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضَرٌّ قَطُّ[1]

ترجمہ : حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہم اپنے چچا حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس کسی ضرورت سے آتا جاتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور اس کی ضرورت پر غور نہ فرماتے تھے۔ وہ شخص (عثمان) بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس کی بابت شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: لوٹا لاؤ اور وضو کرو، اس کے بعد مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھو، پھر (یہ دعا) پڑھو: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف اپنے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ وہ میری یہ حاجت پوری فرمادے۔ (یہ دعا پڑھ کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ) اور اپنی حاجت بیان کرو اور جاؤ یہاں تک کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ پس وہ آدمی گیا اور اس نے وہی کیا جو اسے کہا گیا تھا۔ پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان نے اس کا ہاتھ تھاما اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی، 9 / 30، الرقم: 8311

عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس چٹائی پر بٹھایا اور پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ تو اس نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے اسے پورا کیا۔ پھر انہوں نے اس سے کہا: تو نے اپنی اس حاجت کے بارے میں آج تک کیوں نہ بتایا؟ آئندہ تمہاری جو بھی ضرورت ہو مجھے بیان کرو۔ پھر وہ آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: اللہ آپ کو بہتر جزا دے، اگر آپ میری حاجت میں میری رہنمائی نہ فرماتے تو نہ تو وہ میری حاجت پر غور کرتے اور نہ میری طرف متوجہ ہوتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو دیکھا کہ ایک نابینا آدمی آیا اور آپ ﷺ سے اپنی بینائی چلے جانے کا شکوہ کیا، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تو صبر کر۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا کوئی خادم نہیں اور مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوٹا لیکر آؤ اور وضو کرو، حضرت ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! ہم لوگ نہ تو ابھی مجلس سے دور ہوئے اور نہ ہی ہمارے درمیان لمبی گفتگو ہوئی، حتی کہ وہ آدمی ہمارے پاس (اس حالت میں) آیا کہ گویا اسے کوئی اندھا پن ہی نہیں تھا۔

صلاۃ التسبیح

اس نماز کا ثواب بے انتہا ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں، کیا میں تم کو نہ دوں تمھارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا پچھلا پُرانا نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا چھوٹا اور بڑا پوشیدہ اور ظاہر، اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار۔

اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکور ہے، فرماتے ہیں: اللہ اکبر کہہ کر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰـهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر یہ پڑھے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پندرہ بار پھر اَعُوْذُ اور بِسْمِ اللهِ اور اَلْحَمْد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسمیع و

تحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوہیں چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔[1]

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو (فرماتے ہوئے) سنا کہ کیا میں تمہیں تمہارے بہترین افراد کی نشان دہی نہ کروں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: تمہارے (میں سے) بہترین افراد وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔

سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

[1] غنية المتملی، صلاۃ التسبیح

نماز میں خشوع و خضوع

ہر شے کی ایک ظاہری صورت ہوتی ہے اور ایک باطنی حقیقت، نماز بھی ایک ظاہری صورت رکھتی ہے اور ایک باطنی حقیقت۔ نماز کی اس باطنی حقیقت کا نام قرآن و سنت کی زبان میں ""خشوع و خضوع"" ہے۔

خشوع کا لغوی معنیٰ

لفظ خشوع کے معانی اطاعت کرنا، جھکنا اور عجز وانکسار کا اظہار کرنا ہیں۔اس کیفیت کا تعلق دل اور جسم دونوں سے ہوتا ہے۔ دل کا خشوع یہ ہے کہ بندے کا دل رب ذوالجلال کی عظمت و کبریائی اور اس کی ہیبت و جلال سے مغلوب ہو اور اپنے منعمِ حقیقی کی بے پایاں بخششوں اور احسانات کے شکریہ میں مصروف ہونے کے ساتھ عجز وانکساری اور بے چارگی کا اعتراف بھی کرے۔ جسم کا خشوع یہ ہے کہ اس مقدس بارگاہ میں کھڑے ہوتے ہی سر جھک جائے، نگاہ نیچی ہو جائے، آواز پست ہو، جسم پر کپکپی اور لرزہ طاری ہو اور ان تمام آثارِ بندگی کو اپنے جسم پر طاری کرنے کے بعد اپنی حرکات و سکنات میں ادب واحترام کا پیکر بن جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ[1]

ترجمہ: جس سے اُن لوگوں کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

---

[1] الزمر، 39:23

نماز میں خشوع سے مراد وہ کیفیت ہے کہ دل خوف اور شوق الٰہی میں تڑپ رہا ہو اس میں ماسوا اللہ کی یاد کے کچھ باقی نہ رہے، اعضا و جوارح پر سکون ہو، پوری نماز میں جسم کعبہ کی طرف اور دل رب کعبہ کی طرف متوجہ ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: درمیانے انداز کی دو رکعتیں جن میں غور و فکر کا غلبہ ہو پوری رات یوں ہی کھڑا رہنے سے بہتر ہیں کہ دل سیاہ ہو۔[1]

خشوع نماز کا مغز ہے

مومن کا شعار صرف نمازی ہونا ہی نہیں بلکہ نماز میں خشوع اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ خشوع نماز کا مغز ہے اور اس کے بغیر اقامتِ صلوۃ کا تصور بھی ممکن نہیں۔ اور اگر نماز میں آداب کی رعایت اور لحاظ نہ ہو تو پھر مثال یوں ہو گی جیسے کسی کی آنکھیں تو ہوں لیکن بصارت نہ ہو، کان تو ہوں مگر سماعت نہ ہو لہٰذا نماز کی روح یہ ہے کہ ابتدا سے آخر تک خشوع کا غلبہ ہو اور حضورِ قلب قائم رہے کیونکہ دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم و ہیبت کی کیفیات کو اپنے اوپر طاری رکھنا ہی نماز کا اصل مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي[2]

ترجمہ: اور میری یاد کی خاطر نماز قائم کیا کرو۔

---

[1] الغزالی، احیاء علوم الدین، 1: 151

[2] طٰہٰ، 20: 14

اس آیۂ کریمہ کی رو سے جو شخص پوری نماز میں یادِ الٰہی سے غافل رہا وہ کیسے ذکرِ خداوندی کے لئے نماز کو قائم کرنے والا ہوگا۔ ارشاد خداوندی ہے:

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ[1]

ترجمہ: اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (یادِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

نماز میں خشوع کا عملی نمونہ

حضرت عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کیفیتِ نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهوَيُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ[2]

ترجمہ: آپ ﷺ کے سینۂ انور سے رونے کی آوازیں اس طرح آ رہی تھیں جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز آتی ہے۔

[1] الأعراف، 7: 205

[2] الترمذی، الشمائل المحمدیة: 527، رقم: 322

امام غزالی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور زمانہ تصنیف احیاء علوم الدّین میں چند صلحائے امت کے نماز میں خشوع و خضوع کے بارے درج ذیل حکایات نقل کرتے ہیں:

حضرت علی بن حسین علیہ الرحمۃ کے بارے میں مذکور ہے کہ جب آپ وضو کرتے تو آپ کا رنگ زرد ہو جاتا۔ گھر والے پوچھتے آپ کو وضو کے وقت یہ کیا ہو جاتا ہے؟ وہ فرماتے: کیا تمہیں معلوم ہے میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟

حضرت حاتم علیہ الرحمۃ کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان کی نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں مکمل وضو کرتا ہوں، پھر اس جگہ آ جاتا ہوں، جہاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے اعضاء مطمئن ہو جاتے ہیں، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں کعبہ کو ابرو کے سامنے، پل صراط کو قدموں کے نیچے، جنت کو دائیں اور جہنم کو بائیں طرف، موت کے فرشتے کو پیچھے خیال کرتا ہوں اور اس نماز کو اپنی آخری نماز سمجھتا ہوں، پھر امید و خوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ کھڑا ہو کر حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان کرتا ہوں، قرآن حکیم ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں، رکوع تواضع کے ساتھ اور سجدہ خشوع کے ساتھ کرتا ہوں، بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتا ہوں، دائیں پاؤں کو انگوٹھے پر کھڑا کرتا ہوں، اس کے بعد اخلاص سے کام لیتا ہوں پھر بھی مجھے معلوم نہیں کہ میری نماز قبول ہوئی یا نہیں۔

حضرت مسلم بن یسار علیہ الرحمۃ کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ نماز کا ارادہ فرماتے تو اپنے گھر والوں سے فرماتے، گفتگو کرو میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔ انہی کے بارے مین مروی ہے کہ ایک دن بصرہ کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے کہ مسجد کا ایک کونہ گر گیا لوگ وہاں جمع ہوگئے لیکن آپ کو نماز سے فارغ ہونے تک پتا نہ چل سکا۔[1]

کسی نے حضرت شیخ ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ سے نماز کی امامت کے لئے کہا تو انہوں نے بہت پس و پیش کیا لیکن جب لوگوں کا اصرار بڑھ گیا تو مصلّے پر کھڑے ہوگئے۔ ابھی تکبیر تحریمہ کے لئے اللہ اکبر کہا ہی تھا کہ غش کھا کر گر پڑے اور کافی دیر تک اس حال میں پڑے رہے گویا اللہ کی کبریائی کا زبان سے اقرار کرنے کی دیر تھی کہ شیخ نے الوہیت عظمت و جبروت کا نظارہ بچشم سر کر لیا اور خرمن ہوش جل کر رہ گیا۔[2]

ایک روایت میں ہے کہ حضرت زرارہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ جو تابعین میں سے ہیں مقامِ رقہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے پڑھا فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ (پھر جب صُور پھونکا جائے گا)۔ یہ پڑھتے ہی آپ نے چیخ ماری اور محراب میں ہی انتقال کر گئے۔[3]

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آسمان کی طرف دیکھا تو بے ہوش ہو گئے۔ حضرت ابو سلیمان دارانی

---

[1] الغزالی، احیاء علوم الدین، 1: 151

[2] السہروردی، عوارف المعارف: 474

[3] إحیاء علوم الدین للغزالی، کتاب آداب السماع والوجد وھو الکتاب الثامن من ربع العادات

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ معاملہ محض آسمان کی طرف دیکھنے سے پیش نہیں آیا بلکہ قیامت کے ہولناک مناظر میں غور کرنے سے ہوا۔[1]

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں، ایک دن نماز فجر میں آیت کریمہ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ کی تلاوت کی تو آپ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی یہاں تک کہ لوگ سمجھ گئے کہ آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوئی ہے۔[2]

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن فجر کی نماز میں سورۃ یٰسٓ پڑھی جب وہ اس آیت پر پہنچے اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ (نہیں ہوئی مگر ایک زوردار کڑک پھر وہ فوراً سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے) تو ان کا بیٹا علی بن فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ گر پڑا اور اسے سورج چڑھنے تک افاقہ نہ ہوا۔ اور یہ علی جب کوئی سورت پڑھنا چاہتے تو اسے پورا نہ کر سکتے اور وہ سُوْرَةُ الزَّلْزَلَة اور سُوْرَةُ الْقَارِعَة کبھی بھی سن نہیں سکتے تھے۔ جب حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو ان کے والد حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ ہنس پڑے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی کیونکہ وہ زیادہ غمگین رہتے تھے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کی موت کو پسند کیا تو اللہ تعالیٰ کے پسند کرنے کی وجہ سے مجھے بھی یہ موت پسند

---

[1] تنبیہ المغترین للإمام الشعرانی، الباب الأول، ومنها کثرۃ الخوف من اللہ تعالی إذا ذکروا أهوال یوم القیامۃ وکثرۃ الغشیان إذا سمعوا القرآن والذکر

[2] الخیرات الحسان، فصل 15

ہے۔ اور وہ اپنی والدہ سے فرماتے تھے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے پوری سورت سننے یا ختم قرآن کی طاقت عطا فرمائے اگرچہ میری موت سے پہلے ایک بار ہی ہو۔[1]

حضرت محمد بن خلف کہتے ہیں مجھے حضرب یعقوب بن یوسف نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تھا جب نماز پڑھاتے اور ان کو علم ہوتا کہ ان کا بیٹا علی بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو تلاوت کرتے جاتے، رکتے نہیں تھے اور درد بھرے انداز میں آیات خوف کی تلاوت نہ فرماتے اور جب پتہ ہوتا کہ آج علی مقتدی نہیں ہے تو بڑی عمدگی سے قرآن پڑھتے اور خوب حزن وخوف پیدا کرتے۔ ایک دن آپ نے سمجھا کہ علی آج پیچھے نہیں ہے تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ (کہیں گے (معذرت کرتے ہوئے): اے ہمارے رب! غالب آگئی تھی ہم پر ہماری بد بختی اور ہم گمراہ لوگ تھے)۔ راوی کا بیان ہے یہ آیت سن کر علی بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب آپ کو علم ہوا کہ وہ پیچھے کھڑا تھا اور اب گر گیا ہے تو آپ نے قرأت میں اختصار کیا۔ لوگوں نے علی کی والدہ کو اطلاع دی اور کہا اسے اٹھا لایئے۔ آپ تشریف لائیں اور بیٹے کے منہ پر پانی چھڑکا تو اسے کچھ ہوش آیا۔ پھر آپ نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ اس بچے کو قتل کر دیں گے۔ کچھ عرصہ گزرا تو ایک دن آپ نے سمجھا کہ علی مقتدی نہیں ہے۔ آپ نے یہ آیت پڑھی: وَبَدَا لَهُمْ مِنَ

[1] تنبیہ المغترین للإمام الشعرانی، الباب الأول، ومنها کثرۃ الخوف من اللہ تعالیٰ إذا ذکروا أهوال یوم القیامة وکثرۃ الغشیان إذا سمعوا القرآن والذکر

اللهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ (اور ظاہر ہوا اللہ کی طرف سے ان پر جو ان کے گمان میں بھی نہ تھا)۔ علی گر کر فوت ہو گیا۔ علی کے باپ نے قرأت مختصر کی۔ آپ کی والدہ کو اطلاع دی گئی اور کہا گیا کہ اسے اٹھالائیے۔ وہ آئیں اور علی کے منہ پر پانی چھڑکا لیکن وہ اپنے رب کے حضور پہنچ چکا تھا، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔[1]

حضرت شبلی رحمہ اللہ رمضان شریف کی ایک رات اپنی مسجد میں تھے اور اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام صاحب نے پڑھا وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ (اور اگر ہم چاہتے تو آپ سے وہ چیز لے جاتے جو ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے)۔ تو حضرت شبلی رحمہ اللہ نے اتنی بڑی چیخ ماری کہ لوگوں نے خیال کیا ان کی روح پرواز کر گئی ہے، ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور کاندھے تھرتھرانے لگے اور آپ بار بار کہتے کہ احباب کو اسی طرح خطاب کیا جاتا ہے۔[2]

مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ حقیقت میں درست نماز وہی ہے جس میں از آغاز تا اختتام تک دل بارگاہِ الٰہی میں حاضر رہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ نماز میں اللہ عزوجل کی جس جس صفت کا بیان زبان پر آئے اس کی معنویت کا نقش دل پر بیٹھتا چلا جائے۔ اگر نماز کو اس کے معانی کے ساتھ اور ان کیفیات ولذّات کے ساتھ پڑھا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ بندہ خیالات کی پراگندگی، ذہنی انتشار اور شیطانی وساوس سے نجات نہ پاسکے۔

---

[1] کتاب التوابین لابن قدامة، ذكر سبب توبة جماعة من الأمة رحمة الله عليهم، توبة على بن الفضيل بن عياض

[2] إحياء علوم الدين للغزالي، كتاب آداب السماع والوجد وهو الكتاب الثامن من ربع العادات

ایسی کامل نماز ہی اس نماز کی مصداق ہے جسے قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ[1]

ترجمہ: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

نماز کی خصلت برائی سے روکنا ہے، لَا رَیۡبَ فِیۡہِ کہہ کر قرآن مجید میں مطلقاً ہر قسم کے شک و شبہ کے تصور کو مسترد کر دیا۔ تو جب قرآن بھی حق ہے اور ہم نماز پر نماز بھی پڑھی جا رہے ہیں، تو تب بھی برائی ختم کیوں نہیں ہوتی؟ کیا آج ہمیں اپنی نمازوں میں تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ والی تاثیر نظر آتی ہے؟ کیا ہماری نمازیں وہی ہیں جن پر صَلُّوۡا کَمَا رَاَیۡتُمُوۡنِیۡ اُصَلِّیۡ (ترجمہ: ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے دیکھتے ہو) (بخاری) شاہد ہے؟ جہاں سرکار دو عالم ﷺ کی نماز تکبیر، قیام، قرات رکوع اور سجود سے مزین تھی وہاں خوفِ خدا سے آپ ﷺ کے سینہ اقدس سے ہنڈیا کے ابلنے اور سجود میں اُف اُف کی آوازیں صَلُّوۡا کَمَا رَاَیۡتُمُوۡنِیۡ اُصَلِّیۡ کے حکم کے عموم میں شامل ہیں۔

صد افسوس کہ ہماری قلبی و ایمانی حالت اس قدر بگاڑ کا شکار ہو چکی ہے کہ ہماری نمازیں نتیجہ خیزی کے اعتبار سے احوال حیات میں کوئی انقلاب بپا نہیں کرتیں، فی الحقیقت ایک سجدہ بھی اگر صحیح ادا ہو جائے تو وہ پوری زندگی کے احوال کو بدل سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ نماز میں خشوع اور خضوع کو حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

---

[1] العنکبوت، 29:45

خشوع و خضوع کے حصول کا طریقہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ [1]

ترجمہ: اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

جب کسی سے انتہائی محبت ہوتی ہے تو اس کے سامنے جانے، بات کرنے، مدعا بیان کرنے میں اسکی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کن کن آداب کو بجالایا جاتا ہے یہ بات ہمیں اپنی زندگی میں اظہر من الشمس ہے۔

اپنے مالک، اپنے رازق، اپنے سب کچھ عطا کرنے والے، اپنے رحمٰن، اپنے رحیم پروردگار کے ساتھ جب یہ "تعلق معرفت" نصیب ہوتا ہے تو شدید محبت کا غلبہ یہ خوف دیتا ہے کہ کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ نتیجتاً نماز کے ظاہری و باطنی آداب میسر آجاتے ہیں یہ تعلق بنانے کے لئے اللہ عزوجل نے اپنا محبوب بطور رہبر، مرشد حقیقی احساناً عطا فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ — نعمتِ عظمیٰ

استاذ، رہبر کارشتہ، یہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے کیونکہ یہ نعمت اس کے لیے ایمان، صراطِ مستقیم، رجوع الی اللہ، توبہ، حصول بندگی، تزکیہ نفس، تصفیہ قلب،

[1] البقرۃ: 165

حقیقتِ نماز اور باقی ہر ہر نعمت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ استاذ کی اس عظیم نعمت کی عظمت کو واضح کرتے ہوئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ [1]

ترجمہ: بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انہی میں سے (عظمت والا) رسول ﷺ بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

لاتعداد نعمتوں سے نوازتے ہوئے کبھی ان کا ذکر یوں نہیں فرمایا کہ یہ میں نے تم پر احسان کیا، مگر نعمت عظمیٰ کا ذکر کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اس عظیم نعمت کو ہلکا جاننے کی جسارت نہ کرنا، یہ میرا احسان ہے کہ میں نے تم میں ایسا کامل رہبر ورہنما بھیجا ہے۔ جو علم کی ہر جہت میں کامل واکمل ترین ہے۔ یہ رہبر کامل تمہیں نہ صرف میری آیتوں کے ذریعے میرے احکامات پہنچاتا ہے بلکہ اسکی سنگت، صحبت اور نورانی توجہ دلوں کا تزکیہ اور قلوب کا تصفیہ کر کے بندے کو توبہ اور بندگی میں ڈھالتی ہے، اسکے نتیجے میں احکامات خدا بندے کی طبیعت کا حصہ بن جاتے ہیں، نماز میں خشوع وخضوع آجاتا ہے اور اس کی برکت سے فحش اور منکر سے بچنا نصیب ہوتا ہے۔ احکامات

---

[1] آل عمران: 164

خدا کی حکمت بندے کے دل میں اس طرح اتر جاتی ہے گویا کہ شریعت مطہرہ پر بلا تکلف عمل فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔

مذکور بالا نعمتوں اور کیفیات کے حصول کے لیے استاذ، رہبر، راہنما، مرشد و مربی کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ ابو الانبیاء، خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی آنے والی قوم کے لیے دعا فرمائی کہ اے اللہ ان کو بندگی سکھانے اور قلوب کے تزکیہ و تصفیہ کے لیے ان میں برکت والا عظیم المرتبت رسول بھیج جس کی صحبت انکو توبہ والا، بندگی والا، تزکیہ و علم و حکمت والا بنادے۔

ارشاد ہوتا ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ[1]

ترجمہ: اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول ﷺ مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے (کر دانائے راز بنادے) اور ان (کے نفوس و قلوب) کو خوب پاک صاف کر دے، بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

[1] البقرۃ: 129

قرآن عظیم الشان کے فرمان کے مطابق توبہ میں آنے یعنی کہ کھلی گمراہی سے نکلنے کے لیے حکایات خدا کے علم کے ساتھ ساتھ باطن اور قلوب وزبان کا تزکیہ وتصفیہ ضروری ہے۔ نماز میں خشوع وخضوع اور حقیقتِ نماز کا حصول اسی تزکیہ کے ساتھ ہے اور اس کی برکت سے فحش اور منکر سے بچنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ تزکیہ وتصفیہ کامل واکمل استاذ، رہبر، راہنما، مرشد کی نسبت، صحبتِ پراثر اور نگاہِ توجہ کے بغیر ممکن نہیں۔

مربّی، استاذ اور رہبر کی سنگت اور صحبت

ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ[1]

ترجمہ: وہی ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (با عظمت) رسول ﷺ کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں، بیشک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

مزید ارشاد فرمایا کہ تمہیں گمراہی کی تاریکی سے نکال کر ہدایت کی روشنی تک پہنچانے کیلئے ایسا کامل معلم ﷺ عطا کیا جو علم وہدایت عطا کرنے والا ہے۔

---

[1] الجمعة: 2

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ[1]

ترجمہ: اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔

یعنی کہ اللہ کے سامنے سرخروئی و کامیابی حاصل کرنے، یعنی کہ توبہ و بندگی میں آنے، گمراہی سے نکلنے اور اس کے بعد ارکانِ اسلام خصوصا نماز کو کما حقہ ادا کرنے کے لیے اللہ نے احسان کرتے ہوئے امت کی آسانی کے لیے اپنا خاص بندہ اور رسول بھیج دیا، جس کی نسبت، سنگت و صحبت بندوں کے دلوں کو توبہ، خشیہ الٰہی اور تقویٰ و پرہیزگاری سے مزین کر کے ہدایت یافتہ بنا کر ارکانِ اسلام پر حقیقت میں عمل والا بنا دیتی ہے۔ گویا کہ وہ بندوں سے ان کی دوئی دور کر کے، ماسوا سے نکال کر حقیقی بھلا کرنے والے مالک، رب تعالیٰ سے جوڑ دے تو بلا تکلف بندگی کا اظہار اس کے سامنے خشوع و خضوع کی صورت میں نظر آئے گا۔

[1] البقرۃ:151

آپ ﷺ کو اللہ جل شانہ نے اعلیٰ اخلاق وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ [1] اور تمام تر حسن و کمال سے سرفراز فرما کر بھیجا تاکہ جو دیکھے فریفتہ ہو جائے۔اسی لئے کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ سے مرعوب اور عاشق ہو کر اطاعت میں آجاتی تھی، کریم آقا ﷺ کی ذاتِ مبارکہ میں حق سورج کی روشنی سے بھی زیادہ بڑھ کے واضح تھا۔آپ کے حسن و کمال میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں تھی ۔اسی لئے کائنات کی ہر چیز آپ کی اطاعت کے اندر خود کار تھی۔جیسے سورج کا پلٹنا، شق قمر، درخت کا چلنا، جانوروں کا آپ سے بات کرنا اور دیگر معجزات مصطفیٰ ﷺ جن کو ایک ہی باب میں یکجا کرنا ممکنات کی حدوں کو پھلانگتا ہوا نظر آتا ہے۔اگر فرق تھا تو صرف انسان کیلئے تھا کیونکہ صرف انسان تھا جو صاحب نفس تھا جس کی موجودگی کی وجہ سے اس کیساتھ میلان نہیں بنتا تھا۔جن پاک نفوس کا میلان خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بن گیا ان کو اطاعت خداوندی بھی ملی اور ان کی نماز اور دیگر عبادات خشوع و خضوع والی ہو گئیں۔

انسان کے دل میں بے ادبی اور اعتراض نہ ہوتا تو وہ بھی خالی نہ رہتا۔کیونکہ اعتراض والے اور بے ادب کے لئے اللہ تعالیٰ نے گنجائش ہی نہیں چھوڑی۔

فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا [2]

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی۔

---

[1] القلم: 4

[2] البقرۃ: 10

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لَا یُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ، حَتّٰی أَکُونَ أَحَبَّ إِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہِ وَوَلَدِہِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِینَ[1]

ترجمہ: تم میں سے کوئی (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کو اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

گویا کہ جب تک اللہ کا محبوب ﷺ ہر چیز سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا ایمان کامل نہیں ہوتا۔

صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے حالات پر نظر ڈالیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ ان کو اس محبت کے طفیل اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق نصیب ہوا کہ انکی نمازیں حقیقت کا روپ دھار گئیں۔

رحمتِ عالم ﷺ کی صحبت مبارکہ سے فیض پانے کے باعث، یُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَ یُزَکِّیْھِمْ سے مستفیض ہو کر ان کے قلوب روشنی پا چکے تھے۔ آپ ﷺ کی صحبت مبارکہ نے ان کے قلوب اور نفوس کو نور سے بھر دیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور وارفتگی میں نمازیں معراج بن گئیں۔

قیامت تک کیلئے رشد و ہدایت کا اسلوب — نیابت محمدی ﷺ

الحمدللہ ختم نبوت کے تاج کے ساتھ آپ ﷺ آج بھی اور قیامت تک اپنی تمام شانوں کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ ﷺ کا یہ فیض آپ ﷺ کے غلاموں کے لئے معرفت خداوندی اور حصولِ حقیقتِ نماز کا ذریعہ ہے۔

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان

کسی نے آپ ﷺ کے کسی سچے غلام سے محبت کی تو وہ بھی محبت مصطفی ﷺ سے خالی نہ رہا۔ گویا رحمت عالم ﷺ کے نور سے مزین فردِ صالح کے ساتھ قلبی تعلق قائم ہونے سے دل میں حضور ﷺ کی محبت کے سر چشمے ضرور پھوٹتے ہیں اور وہ دل ہدایت سے خالی نہیں رہتا۔

یہ دین ہمیشہ کیلئے آیا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صدیقین شہداء اور صالحین ہیں۔ اسلئے صالحین کی صحبت سنگت میں ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیساتھ جو لگتے رہے ان کے اندر بھی یہ انقلاب آتا گیا، انہیں بھی عبادات میں حضوری نصیب ہوتی گئی۔

اولیاء اللہ کی نسبت اور سنگت

قرآن عظیم الشان میں ایمان والوں کو خطاب فرمایا گیا کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، ڈرتے رہو توبہ کی حالت میں رہو، خشوع کو اختیار رکھو، اور یہ حالت کیسے میسر آئے گی؟ بتادیا گیا کہ صادقین، سچوں، صالحین، اللہ والوں کی نسبت و صحبت میں رہو یہ نسبت سنگت و صحبت تمہارے دلوں کو تقویٰ والا بنا کر توبہ سے مزین رکھے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہلِ صدق (کی معیت) میں شامل رہو۔

ارشاد پاک میں لفظ **کونوا** کا ذکر آیا۔ یہ فعل امر ہے۔ مطلب یہ کہ ہمیشہ اپنے آپ کو اولیاء اللہ اور صالحین کی نسبت و سنگت میں رکھو تاکہ توبہ اور رجوع الی اللہ تمہارے دلوں کا حصہ بنا رہے۔ اور

---

[1] التوبہ:119

اس کی برکت سے عبادات اپنی تاثیر میں زندہ رہیں اور اس تاثیر سے انسان گناہوں سے بچا رہے۔ شریعت مطہرہ پر بلا تکلف عمل گویا کہ حقیقت بندگی کامل جاناہے اور یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت و نعمت ہے۔

قرآن عظیم الشان میں ارشاد ہوتا ہے،

إِنَّ رَحۡمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ[1]

ترجمہ: بیشک اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے۔

واضح طور پر فرمایا گیا کہ رحمت کی تلاش ہو تو محبین اور عارفین کے قرب میں چلے آؤ۔ اور پھر ان صادقین کی صحبت کو لازم پکڑے رہو۔ ان کی سنگت دائمی طور پر اختیار کیے رکھو تاکہ رحمتوں کا رخ تمہاری جانب رہے اور تمہیں توبہ نصیب رہے، خشیت الٰہی تمہارے قلوب کا حصہ رہے۔ تاکہ ترکِ معصیت اور اصلاح احوال بلا تکلف عمل میں جاری ہو سکے۔

صحابہ کرام کی زندگیوں میں انقلاب آقا کریم ﷺ کی صحبت مبارکہ کے فیض سے تھا۔ پیرِ کامل، مرشدِ اعظم حضور ﷺ کے ساتھ نسبت اختیار کرنے اور اس فیض رساں صحبت کو اختیار کئے رکھنے کا اعجاز تھا کہ ان اصحاب کو رضائے الٰہی کی سند عطا ہوئی اور قرآن میں متعدد مقامات پر انہیں رضی اللہ عنہ سے پکار کر یہ اعزاز عطا کیا گیا۔ سلسلہ نبوت پورا ہونے کے بعد بھی توبہ اور بندگی کے حصول کا یہی طریق جاری رہا اور قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔

---

[1] الاعراف:56

آقا کریم ﷺ کے تربیت یافتہ صحابہ کرام سے تابعین اور پھر ان سے تبع تابعین نے یوں ہی نسبت اختیار کی، صحبت سے فیض پایا اور مقصد حیات یعنی بند گیِ خداوندی حاصل کی رشد وہدایت کا یہ سلسلہ آنے والی امت کے لیے یونہی جاری وساری کر دیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ هَذَا الأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس کام کو ابتداء نبوت اور رحمت بنایا، اور پھر خلافت اور رحمت ہو جانے والا ہے۔

آپ ﷺ نے اپنے بعد امت کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اقتداء کا حکم کیا اور فرمایا:

فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ[2]

ترجمہ: ان دو شخصوں کی اقتداء کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ یعنی حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضوان اللہ علیہما۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ[3]

ترجمہ: میری سنت کو لازم پکڑو اور خلفائے راشدین کی سنت کو۔

---

[1] رواہ الطبرانی فی الکبیر

[2] سنن الترمذی۔ ابواب المناقب۔ مناقب ابی بکر الصدیق

[3] سنن الترمذی۔ أبواب العلم باب ما جاء فی الأخذ بالسنة واجتناب البدع

آپ ﷺ نے فرمایا

مَا صَبَّ اللهُ فِی صَدْرِی شَیْئًا إِلَّا صَبَبْتُهُ فِی صَدْرِ أَبِی بَکْرٍ[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینے کے اندر رکھا میں نے اسے ابو بکر کے سینے کے اندر منتقل کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے سینے کے انوار کی منتقلی کی نسبت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جانب فرمائی۔ بعد میں آنے والے اپنے وارثین اولیائے کاملین کے بارے میں بھی فرمایا:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، فِیمَا أَعْلَمُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ اللهَ یَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِینَهَا[2]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے علم کے مطابق کہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے پورا ہونے پر ایک مجدد بھیجتا رہے گا جو ان کا دین تازہ کرتا رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان فرماتے ہیں کہ نبی مکرم رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

---

[1] الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی

[2] سنن ابی داؤد، باب ما یذکر فی قرن المائة

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَه نَبِيٌّ وَاِنَّه لاَ نَبِيَّ بَعْدِیْ، وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ: فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَاِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔[1]

ترجمہ: بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، **البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے**۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔

ہادی دو عالم ﷺ نے اپنے سچے وارثین سے نسبت اختیار کرنے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا واضح حکم دیا اور اس کی اہمیت بیان کی۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو علماء کی صحبت میں بیٹھا تحقیق وہ میری صحبت میں بیٹھا اور جو میری صحبت میں بیٹھا یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بیٹھا۔[2]

[1] صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل

[2] کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول فی الترغیب فیه

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ التَّوْبَةِ اجْلِسُوا إِلَى التَّوَّابِينَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً[1]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے توبہ کے بارے میں فرمایا: توبہ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھو، کیونکہ ان کے دل نرم ہوتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا[2]

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔

اللہ سے وہی ڈرتے ہیں اور توبہ میں رہتے ہیں جو اللہ کی حقیقی پہچان رکھتے ہی۔ یہاں پر العلماء میں ال تخصیص کے لیے آیا ہے یعنی صرف ظاہری و دنیاوی علم والا نبی کا وارث نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت سے مزین، رسول اللہ ﷺ کے سینے والے نور ایمان و معرفت الٰہی کے حاملین علماء یعنی کہ اولیاءِ کاملین کی بات فرمائی گئی۔

---

[1] احیاء علوم الدین، کتاب ترتیب الاوراد و تفصیل احیاء اللیل

[2] الفاطر:28

علم کی وراثت کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَالِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ[1]

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ علم جو دل کے اندر ہوتا ہے یہ علم تو نفع دیتا ہے اور دوسرا وہ علم ہے جو زبان کے اوپر ہوتا ہے یہ علم اللہ تعالیٰ کی دلیل وحجت ہے اپنے بندوں پر۔

علم کی دونوں جہات کی بات کی گئی۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ والے پہلو کے ساتھ ساتھ يُزَكِّيْهِمْ کو بھی شامل رکھا گیا یہ کہ قلب کا علم تزکیہ وتصفیہ کا ذریعہ اور حصول توبہ کا طریقہ ہے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کے سچے اور کامل وارثین کی صحبت میں حاصل ہوتا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحَ لِذِكْرِ اللهِ إِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ[2]

---

[1] مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، ما ذکر عن نبینا ﷺ فی الزھد رقم 34361؛ البیہقی فی شعب الایمان، رقم 1686؛ مشکاۃ المصابیح، رقم 270؛ سنن الدارمی، رقم 374؛ الترغیب والترھیب، رقم 139؛ الزھد والرقائق لابن مبارک، رقم 1161

[2] المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، من اسمہ عبد اللہ، عبد اللہ بن مسعود الھذلی، باب

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بیشک کچھ لوگ یادِ الٰہی کی چابیاں ہیں کہ انہیں دیکھنے سے اللہ یاد آجاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُهُ[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے بہترین ہم نشین کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ہم نشین جس کا دیکھنا تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انسان اپنے محبوب ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تمہیں چاہیئے کہ غور کرو کس سے دوستی کر رہے ہو۔

چودہ سو سال کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ سلسلہ رشد وہدایت معلم کائنات کے ارشاد کے عین مطابق ہی نظر آیا۔

---

[1] مسند أبي يعلى، مسند ابن عباس

[2] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالَسَ

قیامت تک کے لیے ہدایت کے نور سے دلوں کو مزین کرنے کا یہ سلسلہ حضور ﷺ کے خلفاء اور مقربین کے ذریعے رب رحیم نے یوں جاری فرمادیا کہ جو کوئی بھی نسبت اختیار کرتا گیا، صحبت میں قائم رہا، توبہ، اصلاح احوال اور استقامت اس کا مقدر بنی اور وہ حقیقی معنی میں بندگی میں ڈھلتا گیا۔ کیونکہ یہ صحبت بعینہٖ اسی طرح ان کو ہدایت کی تینوں جہتوں سے نوازتی تھی جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کے سامنے حاصل کی تھی۔

معلومات، ان کا فہم وحکمت اور پھر سب سے بڑھ کر تزکیہ باطن، یہ بنیادی ستون ہیں جن پر قصرِہدایت قائم ہے۔ ان میں سے ایک کی بھی غیر موجودگی سے باقی بھی اپنا وزن کھودیتی ہیں۔ معلومات حاصل ہو جانے کے بعد ان کا فہم حاصل ہونا، اس کی گہرائی کو واضح کرتا ہے، ان کی حکمت حاصل ہونے سے "مُرَادِ بِہٖ" کا شعور وادراک حاصل ہوتا ہے۔

مگر یہ علم نافع تب تک نہیں جب تک یہ عمل میں شامل نہ ہو جائے۔ عمل کا تعلق چونکہ دل سے ہے تو عمل میں شامل ہونے کی شرط یہ ہے کہ دل اس پر مائل اور راضی ہو۔ اور دل کو معلومات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کا ذریعہ "تَزْکِیہ" ہے کہ یہ وہ آلہ ہے جو طبیعت کی علم کے ساتھ مناسبت قائم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ طبیعت کی یہ مناسبت شریعت کے ساتھ مزاج آشنائی پیدا کرتی ہے کہ شریعت مطہرہ بلا تکلف عمل میں رائج ہو جاتی ہے۔ علم اور عمل کے مرحلے سے گزر کر اخلاص حاصل ہوئے بغیر ہدایت کامل نہیں۔

اللہ نے اپنے فضل سے ہدایت کا یہ سلسلہ اولیائے کرام کی شکل میں قیامت تک کے لئے جاری فرمایا ہے اور یہ حاصل کرنے کے لئے نسبت اور سنگت اختیار کرنے کا حکم جاری فرمایا ہے۔ ان مبارک صحبتوں اور سنگتوں کی بدولت جب نفوس اور قلوب کو نور نصیب ہوتا ہے تو بلا تکلف

محبت کا غلبہ اطاعت میں خشوع و خضوع ڈال کر عبادت کی روح بن جاتا ہے۔ پھر انسان کی ہر نماز صورت سے نکل کر حقیقت کا روپ دھار لیتی ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالح ترا طالح کند

ترجمہ: اچھی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور برے بندے کی صحبت تجھے برا بنا دے گی۔

جہاں اچھی صحبت کا ثمر ہے وہیں بری صحبت سے بچنا انتہائی ضروری ہے

صحبت کا انسانی عادات میں دخل کوئی ڈھکا چھپا نہیں۔ بری صحبت سے اجتناب نہ کرنا استقامتِ توبہ کو مانع عوامل میں سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اچھی صحبت اور بری صحبت کو ایک عظیم مثال کے ساتھ سمجھایا چنانچہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الكِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً[1]

[1] صحیح البخاری: کتاب الذبائح والصید باب المسک ۔ والصحیح المسلم

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے اور برے ساتھی کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مشک لئے ہوئے ہے اور بھٹی دھونکنے والا ہے، مشک والا یا تو تمہیں کچھ دیدے گا یا تم اس سے خرید لوگے یا اس کی خوشبو تم سونگھ لوگے (یعنی ہر صورت فائدہ ہی فائدہ ہے) اور بھٹی والا یا تو تمہارے کپڑے جلادے گا یا تمہیں اس کی بدبو پہنچے گی۔ (یعنی ہر صورت میں نقصان ہی نقصان ہے۔) اچھے اور برے مصاحب کی مثال مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے۔ مشک اٹھانے والے سے یا تو مشک خریدے گا یا تجھے اس سے عمدہ خوشبو آئے گی جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلائے گا یا تجھے اس سے ناگوار بُو آئے گی۔

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے میٹھے انداز میں اس حدیث مبارکہ کی شرح بیان فرمائی۔

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا بھاویں مول نہ لئے حلے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت ایوں جیویں دکان لوہاراں
کپڑے پاویں کُنج کُنج بہیئے چنگاں آن ہزاراں

محبت اور قلبی تعلق کے ساتھ صحبت صالح

صحبت صالح بے شک تزکیہ نفس کے حصول کا پہلا زینہ ہے مگر اس صحبت کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا اس سے بھی کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ صحبت مبارکہ سے فیض یاب ہونے، اور اس سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کیلئے یہ آداب گویا شرط کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

صحبت صالح کی تاثیر پانے کیلئے پہلی شرط محبت ہے۔ قلبی تعلق قائم ہوئے بغیر صحبت کا اثر پذیر ہو جانا محال ہے۔ جب تک اس استاذ رہبر رہنما کے ساتھ محبت اور ادب والا قلبی تعلق نہ بنے تب تک بات ادھوری رہتی ہے۔ اسی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ[1]

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا جب تک اُس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب میں نہیں ہوتا۔

یعنی جب تک میں تم کو ہر چیز سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا تمہارا ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اسلئے ان کے ساتھ محبت اور ادب کا تعلق تھا جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اثرات مرتب کئے۔

آقا کریم ﷺ کی زندگی مبارکہ اُمت کیلئے واضح اور روشن مثالوں سے معمور ہے۔

[1] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان

آپ ﷺ کی صحبت مبارکہ میں تو بہت سے لوگ رہے مگر نورِ ہدایت سے فیض یاب وہی ہوئے جن کے دل محبت مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہوئے۔ ان کو عبادات بشمول نماز کی پابندی، حلاوت اور بلا تکلف بجاآوری نصیب ہوئی۔

یہ محبت اصل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھی اسی لئے توان کی تمام عبادات سے بڑھ کر عبادت چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت تھی۔ اسی محبت میں وہ ہمہ وقت اپنا مال، جان، گھر، بار آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کے لئے لٹانے پر تیار رہتے تھے۔ یہ حضور ﷺ سے کامل محبت تھی جس نے اندر اللہ تعالی کی ایسی محبت پیدا کر دی کہ جس کے بارے میں فرمان خداوندی ہے کہ:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ[1]

ترجمہ: اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔

جن کو حضور ﷺ سے محبت ہوئی وہ اللہ تعالیٰ سے بھی شدید محبت میں آ گئے۔ وہ ادب، محبت، نسبت اور صحبت اطاعت کا باعث بنی اور اس کیلئے ادب شرط ہے۔ حضور ﷺ کی صحبت میں ابو جہل کو ایمان نصیب کیوں نہیں ہوا؟ کیونکہ وہ اعتراض والا تھا محبت سے خالی تھا بے ادب تھا۔ آپ ﷺ کی صحبت میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عثمان المعروف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو زیادہ مقام کیوں ملا؟ اسی لئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے زیادہ محبت کی اور محبت کے

[1] البقرۃ: 165

تقاضے آپ نے پورے فرمائے اور یہ تقاضے اگر کسی نے صحیح معنوں میں پورے کئے تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئے وہ خود فرماتے ہیں مجھے تین چیزیں پسند ہیں:

اَلنَّظْرُ اِلَیْکَ وَاِنْفَاقُ مَالِیْ عَلَیْکَ وَالْجُلُوْسُ بَیْنَ یَدَیْکَ[1]

ترجمہ: (۱) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کا دیدار کرتے رہنا (۲) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنا مال خرچ کرنا (۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔

حضرت مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرت عبد اللہ بن عثمان المعروف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ مقام کیوں ملا آپ نے فرمایا: نہ کثرت عبادات سے نہ صدقہ و خیرات سے نہ روزے اور نماز سے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق میں جو ان کے اندر اخلاص پیدا ہوا تھا اسکی وجہ سے اس کے اندر یہ دولت پہنچی ہے۔

جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نسبت کے بعد محبت میں کامل ہو گئے تو ان کے اندر اطاعت الٰہی اور خشیہ الٰہی بھی آٹو میٹک آ گئے۔ ان سے آذان سنتے ہی رہا نہیں جاتا تھا اور اگر تکبیر تحریمہ فوت ہو جاتی تھی تو اس کے غم میں ڈوب جاتے تھے اور ایسے روتے تھے جیسے گھر میں والدہ فوت ہو گئی ہو۔ اللہ سے معاملات بھی ان کے اس طرح اعلیٰ رتبے والے ہو گئے اور بندوں کے ساتھ بھی معاملات ایسے بنے کہ انکی مثال کا عکس بھی دنیا میں کہیں نہیں ملتا۔ گویا تزکیہ نفس اور خشوع و

[1] تفسیر روح البیان، سورۃ 12 یوسف، آیت 21

خضوع کا حصول حسنِ نیت کے بعد صحبتِ صالحین سے ہے اور ان کی صحبت کی صحیح معنوں میں تاثیر حاصل کرنے کیلئے محبت سے معمور ہونا شرط ٹھہرا۔

محبت اور صحبت کا یہ امتزاج تھا جس نے دلوں کو ماننے والا بنا ڈالا تھا۔ تزکیہ باطن کر کے طبیعت کو شریعت میں یوں ڈھال دیا تھا کہ ان کی زندگی کا ہر ہر لمحہ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے صرف ہوتا تھا۔ وہ فقط اطاعت تک محدود نہ تھے بلکہ عبادت کی اصل ان کی زندگی کا مقصد بن چکی تھی پھر بھلا استقامت توبہ کیونکر مشکل محسوس ہوتی منہیات ان سے دور کیسے نہ ہوتی کہ وہ محض مجبوراً حکم کی تکمیل نہیں کرتے تھے بلکہ محبت اور وارفتگی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ محبوب کی خفگی کے خوف سے ان کا خیال بھی اس طرف نہ جاتا تھا کہ جس امر سے رک جانے کا حکم دیا گیا ہو۔ نافرمانی کی ماہیت یوں واضح تھی، کہ وہ حقیقتاً معصیت سے گھن محسوس کرتے ہوئے اس کے قریب بھی جانا گوارہ نہ کرتے۔ اگر کبھی بشری تقاضا کے باعث سستی ہو جاتی تو کوئی بہانہ گھڑنے کی بجائے نافرمانی کے داغ سے پاک ہونے کی فکر دامن گیر ہو جاتی۔ وہ ہمہ وقت رجوع الی اللہ اور توبہ کی طرف لوٹنے والے تھے۔ محبت رسول ﷺ اور صحبتِ مبارکہ کا یہ اعجاز تھا کہ ان سے فرض، سنت تو ترک ہونا درکنار، مستحب چھوٹ جانے پر خوف زدہ ہو جاتے اور خشیت الٰہی ان پر طاری ہو جاتی۔ محبتِ رسول ﷺ کی شدت نے انہیں اشد حباً للہ کی صفت سے نواز دیا تھا۔ خود احتسابی کا یہ عالم تھا کہ وہ سب احسان کے درجہ پر فائز تھے۔ اب ان کا حکم ماننا فقط اطاعت نہیں تھا بلکہ

حقیقی توبہ نے انہیں حقیقی بندگی عطا کر دی تھی۔ ایسی بندگی اصلاً مقصدِ حیات ہے۔ ان کی عبادت محبت سے یوں لبریز ہوتی تھی کہ کسی لمحہ یادِ الٰہی سے دور رہنا سوہانِ روح محسوس ہوتا تھا۔

حدیث شریف اس پر دلیل ہے:

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيِّدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْأَزْوَاجِ وَالضَّيْعَةِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَوَاللهِ إِنَّا لَكَذٰلِكَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّذِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَسَاعَةً وَسَاعَةً[1]

[1] جامع الترمذی۔ أبواب صفة القيامة

ترجمہ: حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے کاتب حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا حنظلہ کیا ہوا؟ عرض کیا اے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ! حنظلہ منافق ہوگیا۔ اس لئے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں ہوتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے ہیں تو ہم اس طرح ہوتے ہیں گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں لیکن جب ہم آپ ﷺ کی مجلس سے لوٹتے ہیں تو اپنی بیویوں اور سامان دنیا میں مشغول ہو کر اکثر باتیں بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میرا بھی یہی حال ہے۔ چلو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حنظلہ تجھے کیا ہوا۔ عرض کیا۔ میں منافق ہو گیا یارسول اللہ ﷺ کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ﷺ جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے ہیں تو گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم اپنے گھر بار اور بیویوں میں مشغول ہو جاتے ہیں تو ان نصیحتوں کا اکثر حصہ بھول جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگ اس حال پر باقی رہو جس پر میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تمہاری مجالس، تمہارے بستروں اور تمہاری راہوں میں تم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی۔

درج بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کامل اولیائے کرام کی صحبت ہی وہ حقیقی جگہیں ہیں کہ جہاں بیٹھ کر خشیہ ملتا ہے، توبہ ملتی ہے، شریعت مطہرہ پر بلا تکلف عمل نصیب ہو جاتا ہے، عبادات خصوصاً نماز میں حلاوت اور خشوع و حضوع میسر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کامل ہستیوں کے صدقے سے ہمیں بھی حقیقی توبہ اور حقیقی بندگی نصیب کرے۔

ادب اور محبت سے صحبتِ صالح میں بیٹھنے سے اثر کیسے ہوتا ہے

وہ اثر ہدایت کیساتھ ہوتا ہے اور ہدایت نور ہے۔

هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی[1]

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

اب ہدایت کا ذریعہ اللہ کا کلام ہے۔

هُدًی لِّلنَّاسِ[2]

ترجمہ: لوگوں کیلئے ہدایت۔

هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ[3]

ترجمہ: ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

[1] الفتح: 28

[2] البقرۃ: 185

[3] البقرۃ: 2

جس کو ہدایت میسر آجاتی ہے، اسے شریعت پر عمل دشوار نہیں لگتا، اسکی زندگی میں سنت مطہرہ کا رنگ نظر آتا ہے۔

قرآن عظیم الشان تو ہمارے ساتھ موجود ہے، اسکی تلاوت اور وعظ و نصیحت بھی بہت ہوتی ہے، درس و تقاریر بھی ہوتے ہیں لیکن یہ ہدایت موجود ہونے کے باوجود، بندے کے اندر گھلتی نہیں، اس کے نفس اور طبعیت کا حصہ نہیں بنتی اور وہ ہدایت یافتہ نہیں ہوتا۔ جس طرح قرآن میں حکم ہے نماز پڑھو، اب علم کیساتھ عقل والے بندے کو تو پڑھنی چاہیے۔ لیکن اس کا نفس پڑھنے کی طرف راغب نہیں ہوتا تو وہ نماز ادا نہیں کرتا، کیونکہ اس کے اندر ابھی ہدایت داخل نہیں ہوئی، اس کے ساتھ تو موجود ہے۔ اسکی مثال اس طرح ہے کہ پانی میٹھا کرنا ہو تو اس کے اندر چینی گھولنے کی ضرورت ہے۔ چینی اس کے ساتھ رکھنے سے پانی میٹھا نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ ہدایت وہ نور ہے جب تک اسکے نفس کے اندر داخل نہ ہو اسکو ہدایت والا نہیں بناتا۔ تو اللہ نے قرآن لوگوں کو ہدایت تقسیم کرنے کیلیئے دیا تھا اسلیئے پورے قرآن کا نور و ہدایت اور ہر خشک اور تر کا علم اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے قلب اطہر مبارک میں ڈالا۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا[1]

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

---

[1] الفرقان:1

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ.[1]

ترجمہ: اسے روح الامین لے کر نازل ہوئے، آپ کے دل پر تاکہ آپ ڈر سنانے والوں میں سے ہو جائیں۔

اسلئے حضور ﷺ کا علم مبارک تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔اور اس قلب اطہر مبارک کے اندر اللہ پاک نے اپنی معرفت اور پہچان کی ایسی آگہی اور شعور رکھا تھا جو کسی اور کا نصیب نہیں تھا۔اللہ پاک فرماتا ہے کہ

اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُورِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ[2]

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا، اسکے نور کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔

اس سے مراد حضور ﷺ کا نور بھرا دل ہے۔اس قلب سے جس نے ادب اور محبت سے نسبت حاصل کی۔اور اس پر استقامت اختیار کی۔اسکے دل میں بھی یہی نور داخل ہوا اور اسکو سمجھنے والے امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

---

[1] الشعراء: 194-193

[2] النور: 35

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الْإِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ، وَالْإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ: التَّقْوَى هَاهُنَا،

التَّقْوَى هَاهُنَا[1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام واشگاف ہے اور ایمان کی جگہ انسان کا دل ہے۔آپ نے تین مرتبہ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ[2]

ترجمہ: اور اپنے رب کو اپنے دل (نفس) میں یاد کرو زاری (گڑ گڑاتے) اور ڈر سے اور بے آواز نکلے زبان سے صبح اور شام اور غافلوں میں سے نہ ہونا۔

اس آیت مبارکہ میں آیا ہے کہ اس نفس میں اپنے رب کو یاد کر۔ کسی چیز کو بار بار پڑھنا یاد کرنا ہوتا ہے لیکن یہ یاد اثر پذیر نہیں ہوتی۔ جب تک اس دل کے اندر یاد پختہ نہ ہو جائے اتنی دیر تک

---

[1] لإمام أحمد في المسند، مسند ابی یعلی

[2] الاعراف: 205

یہ دل کو یاد نہیں ہوتی۔ اس لئے جب تک اس کے اندر وہ یاد نہ پہنچے جس کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَايَنَامُ قَلْبِيْ[1]

ترجمہ: میری آنکھیں سو جاتی ہیں دل نہیں سوتا۔

نبی پاک ﷺ کے ساتھ نسبت میں آنے والوں کے سینوں پر حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک لگنے کی دیر تھی۔ کہ ان کے تمام لطائف کے اندر اللہ کا ذکر اور پھر کلمہ جو افضل الذکر ہے جاری ہو جاتا تھا اور اب اس نفس کو اللہ کی یاد آگئی اب اس نفس کو اپنا آپ چھوڑ کر اپنا رب رب لگنا شروع ہوا۔ پھر یہ نفس اطاعت والا بنا اسی لئے انہوں نے بھی اپنے اسلوب میں یہ سیکھایا جیسے سلطان باہو علیہ الرحمہ کا کلام ہے کہ

جنہاں حقیقی پایا مونہوں نہ الاوت ہو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشہ دم نوں قید لگاون ہو
نفسی قلبی روحی سری اخفیٰ خفی کماون ہو
میں تنہاں توں جیڑے ہک نگاہ جیواون ہو

اور یہ ان کو معرفت خداوندی کی طرف راغب کرتا تھا۔ اور اس کی وجہ سے وہ نفس اطاعت والے بن جایا کرتے تھے۔ اسلئے نفس کی شر سے محفوظ ہونے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ مرشد

[1] صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ

کامل کے ساتھ ادب اور محبت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس صحبت اور سنگت کو اپنی ہر چیز سے زیادہ مقدم جانے تو وہ اپنے نفس کے شر سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ اسلئے لگاتار اپنے مرشد کیساتھ اسکی حب کا قائم رہنا لازم ہے۔ یہ اس کا اس امر کیلئے مرہون منت ہے یہ امانت کے طور پر ہے۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اصلی حقیقی مرشد کی صحبت سے مزین تھے ان کا فرمان ہے۔ کہ ابھی ہم نے حضور ﷺ کو قبر میں ڈالا ہی تھا تو ہمارے دل اس طرح ہو گئے جیسے سورج کے سامنے بادل آ گئے ہوں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِى دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِى مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَلَمَّا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْأَيْدِى وَإِنَّا لَفِى دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا[1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ جب وہ دن ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ (پہلے پہل) مدینہ میں داخل ہوئے تو اس کی ہر چیز پر نور ہو گئی، پھر جب وہ دن آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو اس کی ہر چیز تاریک ہو گئی اور ابھی ہم نے آپ کے دفن سے ہاتھ بھی نہیں جھاڑے تھے کہ ہمارے دل بدل گئے۔

[1] جامع الترمذی، کتاب ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب من فضل النبی ﷺ

ہم سب کیلئے یہ بات سوچنے کی ضرورت ہے کہ حضور ﷺ کے ظاہری پردہ پوشی کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی۔ تو ہماری کیا حالت ہونی چاہیے جب ہم اپنے کامل شیخ کے سامنے رابطے میں نہ ہوں پھر ہمارے قلوب کی کیا کیفیت ہوگی اور کیا ہونی چاہیے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ[1]

ترجمہ: خبردار ہو جاؤ! کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو تمام بدن خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ ٹکڑا دل ہے۔

فرمان رسول ﷺ کے مطابق بندے کے دل میں، قلب میں اللہ کی یاد کا، اللہ کے ذکر کا پودا لگنے سے اس کو تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب حاصل ہونا شروع ہوتا ہے لیکن صرف پودا لگنے سے کام نہیں بنتا، فائدہ تو تب ہوتا ہے جب وہ پودا پھل دے، قلب میں اور دیگر لطائف میں نسبت کے بعد جو ذکر الٰہی کا پودا لگتا ہے اس کا پھل اخلاص والے، اللہ کی قبولیت والے نیک اعمال ہیں صرف پودے لگانے سے پھل ملنا نہیں شروع ہو جاتا ہے بلکہ اس میں تگ و دو محنت اور وقت لگتا ہے۔ آم کا درخت بھی لگایا جائے تو اس پر پھل آنے میں کئی سال لگتے ہیں وہ بھی اس صورت میں جب مالی کی توجہ، اس پودے پر رہے وہ اس پودے کو وقت پر کھاد اور پانی دیتا رہے، فالتو شاخوں کی

[1] صحیح البخاری، کتاب الایمان

تراش خراش کرتا رہے، بیماریوں سے بچاؤ کیلئے اسپرے کرتا رہے اسی طرح مرید بھی اگر مرشد کے پاس آکر ذکر حاصل کر لے لیکن بعد میں رابطہ نہ رکھے مرشد کے پاس آنا جانا نہ رکھے اس کی توجہ اور نظر میں نہ رہے تو اس کا بھی تربیت و تزکیہ نہیں ہوتا نسبت میں آنے کے بعد مرشد کے پاس آتا جاتا رہے تو مرشد کی توجہ سے اس کے ذکر کے بوٹے کو پانی ملتا رہتا ہے ذکر پھلتا پھولتا رہتا ہے۔ نفس کے جال اور دھوکے سے بچتا رہتا ہے اور جب اس پودے پر پھل آتا ہے تو پھر وہ بندگی میں ڈھلتا ہے سلطان العارفین حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ بھی اس بات کو بیان فرماتے ہیں

الف اللہ چنبے دی بوٹی، من میرے وچ مرشد لائی ھُو

نفی اثبات دا پانی ملیا ، ہر رگے ھر جائی ھُو

بوٹی اندر مشک مچایا ، تے جان پھولن تے آئی ھُو

جیوے مرشد کامل باھو جہن اے بوٹی لائی ھُو

فرمان باری تعالیٰ ہے

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ [1]

ترجمہ: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

دلوں پر بندے کے اپنے اعمال کی وجہ سے زنگ لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس شہ رگ سے قریب رب تعالیٰ کا احساس ہی نہیں ہوتا اسے اللہ کی عظمت اور صفات کا ادراک ہی نہیں ہوتا۔ بندہ اپنے مالک کو بھول جاتا ہے۔ حتی کہ نماز میں بھی حضوری نہیں ہوتی۔

---

[1] المطففین:14

حضور ﷺ فرماتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ [1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے، پھر جب وہ گناہ کو چھوڑ دیتا ہے اور استغفار اور توبہ کرتا ہے تو اس کے دل کی صفائی ہو جاتی ہے)سیاہ دھبہ مٹ جاتا ہے (اور اگر وہ گناہ دوبارہ کرتا ہے تو سیاہ نکتہ مزید پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ پورے دل پر چھا جاتا ہے، اور یہی وہ "ران"(زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ نے اس آیت کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون، میں کیا ہے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں، ہر چیز کی صفائی کسی نہ کسی چیز سے اور دلوں کی صفائی اللہ کے ذکر سے ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةً، وَإِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ

---

[1] سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ، إِلَّا أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہر شے کی صفائی کے لئے کوئی نہ کوئی چیز ہے اور دلوں کی صفائی اللہ تعالی کے ذکر سے ہوتی ہے کوئی چیز خدا کے عذاب سے نجات کے سلسلے میں ذکر الٰہی سے بڑھ کر مفید نہیں، حتی کہ فرمایا اللہ تعالی کی راہ میں جہاد بھی نہیں اگرچہ وہ اپنی تلوار سے اس کے ٹوٹنے تک وار کرتا رہے۔

دلوں کے زنگ کو دور کرنے کیلئے صاف کرنے والی چیز یعنی "ذکر اللہ" کا زنگ آلود چیز یعنی "دل" تک پہنچنا ضروری ہے۔

مثال کے طور پر اگر جسم پر گندگی لگی ہو تو پانی (صاف کرنے والی چیز) کا گندگی والی جگہ یعنی جسم تک پہنچنا ضروری ہے اسی طرح فرمان رسول ﷺ کے مطابق دل کی صفائی کے لئے تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کیلئے بندے کے دل میں اللہ کے ذکر کا ہونا ضروری ہے۔

حضور غوث پاک بھی یہی بات فرماتے ہیں کہ زبان کا ذکر دل کو بھولا ہوا سبق یاد کروانے کیلئے ہے۔

---

[1] الدعوات الکبیر البیہقی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات[1] میں فرماتے ہیں کہ نسبت میں آنے کے بعد مرشد کی توجہ اور اسکے اذن سے لطائف سبعہ قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ، نفسی، اور قالبی کے بعد دیگرے اللہ کی یاد میں آتے ہیں اور مرید کے اندر ہر دم ذکر خدا جاری ہونے کا سبب بنتے ہیں جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں اللہ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر لطیفہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مختلف صفات کے نور کا حامل ہوتا ہے اور اسی نور کی تاثیر سے نفس انسان کے عناصر کی صفات رذیلہ سے تطہیر ہوتی ہے اور وہ اللہ کی صفات کی پہچان حاصل کر کے بندگی والا بنتا ہے۔

تاریخ کی گواہی

تاریخ میں ان جیسی کئی ہستیاں ہیں جیسے سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں آنے والوں کے اندر سے نفوس کس طرح اطاعت والے بنے۔ اور وہ اس اطاعت کی وجہ سے پورے کے پورے سنت مطہرہ میں آگئے۔ پھر اسی طرح خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نوے لاکھ مسلمان ہو کر مرید ہوئے کیا ان کے صرف نام ہی بدلے تھے یا کردار، اخلاق اور اطوار بھی بدل گئے تھے؟ وہ مکمل دین کے احکام کو پورا کرتے ہوئے سر تا پا شریعت کے رنگ میں رنگے گئے اور اسی طرح مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں اکبر بادشاہ نے نئے دین کی بنیاد رکھی تو کئی علماء بھی اس کی طرف مائل ہو گئے۔ لیکن

[1] مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب 22، 34، 58، 260

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی الفاروقی رحمۃ اللہ علیہ جن کے قلب منور میں حضور ﷺ کے سینے کی دولت موجود تھی۔آپ کے پائے استقلال میں ذرا بھر بھی لغزش نہ آئی اور آپ نے اس وقت میں بھی اللہ کے احکامات کو اجاگر فرمایا اور ایک ہزار سال کے مجدد بنے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کی صحبت اور ادب والوں نے اس دور میں دین اسلام کی کماحقہ چاشنی بھی پائی۔اور الحمد للہ دور حاضر میں محبوب سبحان مجدد دوراں مرشد جہاں ابو الحبیب حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی وخراسانی المبارک رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے صاحبزادگان والاشان اور خلفاء عظام خصوصاً خلیفہ اجل غوث جہاں، طبیب روحاں،ابوالآصف حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی دامت برکاتہم القدسیہ اور ان کے وابستگان بھی اسی دولت سے مزین ہیں کہ جو کوئی بھی ان کی صحبت وسنگت میں بیٹھنے والا اپنے دل کے ادب، محبت اور سنگت پر استقامت کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے وہ سرتاپا شریعت کا نمونہ نظر آتا ہے اور مکارم اخلاق، تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب حاصل کرتا ہے اور اسکے نفس کو اطاعت نصیب ہوتی ہے۔

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بری صحبت کی ظاہری صورتوں کے علاوہ بھی کئی شکلیں ہیں جو ذہن میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہیں۔ بری صحبت کی ظاہری صورتوں کے علاوہ اس کی کئی مخفی شکلیں بھی ہیں مثلاً کیبلز،انٹرنیٹ، سیل فون اور اس میں استعمال ہونے والی میموری کارڈ،ٹی وی چینلز جو زیادہ خطرناک طریقے سے بری صحبت کا ذریعہ ہیں۔ سائنسی ایجادات کے باعث دنیا سکڑ کر گلوبل ویلیج کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ان جدید ذرائع نے بلاشبہ علم وتحقیق کے فروغ میں

اہم کردار ادا کیا اور کوئی بھی ان سے صرف نظر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن نظریاتی تربیت کے فقدان اور علمی کم مائیگی کے باعث ہمارے اخلاق بری طرح تباہ ہو رہے ہیں۔ مزید یہ کہ ان ذرائع ابلاغ پر کنٹرول عالمی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے جو باقاعدہ منصوبہ بندی سے اخلاقی بے راہ روی اور عریانی اور فحاشی کے فروغ میں دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔

چنانچہ جب تک اسی شد و مد سے صالح صحبتیں مہیا نہیں کی جاتیں تو نئی نسل جو امت مسلمہ کے احیاء کا انحصار ہے، کے بگاڑ پر قابو پانا ممکن نہیں۔ حکومتی اور غیر حکومتی ذرائع کے ذریعے باقاعدہ نظم کے ساتھ اور اخلاص پر مبنی خانقاہی تربیت گاہوں کے قیام سے ہی امت کے احوال کی اصلاح ممکن ہے۔

اوپر بیان کئے گئے تمام عوامل نماز کے حقیقی ثمرات حاصل کرنے، فحش اور منکر سے بچنے، توبہ پر قائم رہنے، دوبارہ نافرمانی میں مبتلا نہ ہونے اور اس پر حصول استقامت کے لئے بہت کار گر ہیں۔ اور ان کے بنا حقیقتِ نماز کا حصول یقیناً ایک مشکل امر ہے۔

ان سب پر عمل کرتے ہوئے حقیقتِ نماز نصیب ہوتی ہے، فحش اور منکر سے بچنا نصیب ہوتا ہے اور انسان خطا سے ثواب تک کا سفر طے کرتا ہوا اصلاح احوال حاصل کر لیتا ہے۔

حرفِ آخر

فردوس الفتوی الھدی میں ہے اسے دلائل الفتوی میں بھی نقل کیا گیا ہے، خبردار قبلے بھی پانچ اور امام بھی پانچ ہیں۔

- جسم کا امام- محراب
- روح کا امام - قرآن
- دل کا امام - حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ
- فہم کا امام - جبرئیل علیہ السلام
- عقل کا امام - میکائیل علیہ السلام،

اسی طرح

- جسم کا قبلہ - محراب
- روح کا قبلہ - بیت المعمور
- دل کا قبلہ - عرش معلیٰ
- فہم کا قبلہ - کرسی
- عقل کا قبلہ - کعبہ شریف

جسم کا امام و قبلہ، محراب فقط یکسوئی کی خاطر ہے۔تا کہ حقیقت نماز جو حضور قلب کے ساتھ ہو وہ حاصل ہو جائے، جیسے فرمان رسول ﷺ ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحَضُوْرِ قَلْبٍ[1] ترجمہ: قلب کی حاضری کے بغیر (کامل) نماز نہیں ہوتی۔

روح کا امام قرآن مجید سے مراد یہ ہے کہ روح امر ربی ہے

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ[2]

ترجمہ: تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے۔

قرآن مجید کلام اللہ تعالٰی ہے۔روح کلام کے تابع ہوئی جب نماز کی روح اس کلام کے تابع ہوتی ہے تو جس کا کلام ہے اس ذات کی محبت میں مستغرق ہو کر اللہ کے سامنے حاضر ہو گی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ[3] (ترجمہ: تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔) کے مصداق ہو گی۔اور اس کے قبلہ بیت المعمور سے مراد ہے کہ اپنے اوصاف سے نکل کر ملکوتی اوصاف میں ڈھل کر عبادت میں ہو گی کہ بیت المعمور فرشتوں کا کعبہ ہے۔

تحویل کعبہ کی آیت مبارکہ

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ[4]

ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا۔

---

[1] کتاب گنج حکمت یا احادیث منظوم، ص 176، الا ان الکتاب لایعد من مصادر الدرجۃ الاولی

[2] بنی اسرائیل:85

[3] صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان، و الاسلام و الاحسان و علم الساعۃ

[4] البقرۃ:144

آسمان میں دیکھنے پر غور کیا جائے تو رسول اللہ ﷺ نماز کی حالت میں آپکی روح کا بیت المعمور کے قبلہ کی طرف ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

قلب کے امام کا مقصد دل کا حضور ﷺ کی محبت میں فنا ہونے کیساتھ آپ کی کامل تقلید ظاہری اور باطنی ہے۔ جو کہ نا صرف صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي [1](ترجمہ: تم ویسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔) والی بناتی ہے بلکہ ماسوا سے نکال کر عین رحمت الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس طرح دل کا کعبہ عرش معلیٰ کی طرف ہونے سے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللهِ تَعَالٰی [2](ترجمہ: مومن کا دل اللہ کا عرش ہے۔) قلب انوار الٰہی کے مشاہدے میں غرق ہوگا۔

فہم کے امام جبرئیل علیہ السلام سے مراد یہ ہے کہ اس کی فہم اس خبر کو جو جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے دل مبارک پر ڈالتے تھے۔ جیسا کہ فرمان ہے، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی [3] (ترجمہ: وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔)۔ نماز اسی فہم سے منور ہو کر حقیقت عبادت میں ڈھل جاتی ہے۔ انسانی فہم اپنے قبلے یعنی "کرسی" کے مقام کی طرف متوجہ ہونے سے عشق خداوندی میں مست اور مستغرق ہو جاتی ہے۔

جیسا کہ معراج کی شب آپ ﷺ نے عرش کے نیچے کرسی تک فرشتوں کو اللہ کی رحمت کے جذبے میں بے اختیار وجد کی حالت میں چھلانگیں لگاتے دیکھا۔

---

[1] المشکوٰۃ: 683

[2] مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، ج:1، ص: 120

[3] النجم: 4

عقل اپنے امام میکائیل علیہ السلام کی اقتداء میں آنے سے عشق کے اسلوب میں ڈھل کر مکمل انوار الٰہی کے غلبہ میں دیدار الٰہی کی طرح مومن کی معراج کا مرتبہ حاصل کرتی ہے۔ تو اسکا قبلہ شریف تو ظاہر میں ہوتا ہے باطناً ذات خداوندی مقصود، معبود، مطلوب اور موجود ہو جاتی ہے۔

اللہ عزوجل ہمیں اپنے مرشد کریم کے طفیل حقیقت صلوٰۃ جو بندگی کا سب سے اعلیٰ مقام ہے نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(اے حبیب!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرمادے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے

پارہ:3، ال عمران:31

اظہار تشکر

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

میں اس کام میں اپنے تمام معاونین کا بے حد شکر گزار اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شان کے مطابق صلہ عظیم، حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت اور اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی قربتیں، رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے

بالخصوص اپنے جامعہ کے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز محمدی سیفی، اور مولانا محمد یوسف محمدی سیفی ہمارے جامعہ کی ڈنمارک برانچ کے مہتمم مفتی طارق محمد امین محمدی سیفی، مولانا محمد کامران محمدی سیفی، حافظ حمزہ علی محمدی سیفی،

ہمارے جامعہ کے اساتذہ مفتی حافظ عبدالمصطفیٰ بلال محمدی سیفی، مفتی محمد معصوم مجید محمدی سیفی، مفتی محمد عمران اقبال محمدی سیفی، مفتی فضل احمد محمدی سیفی اور جامعہ کے معاونین بشمول سید طارف حسین شاہ محمدی سیفی، اور دیگر احباب،

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ، ترنول، اسلام آباد

کے زیر اہتمام مطبوعات

سلسلہ اربعینات

01 دن کا معمول بمطابق فرمان رسول ﷺ۔

02 الأربعین فی التوبه والاستغفار۔ اسلوب توبہ واستغفار۔ چالیس احادیث۔

03 الأربعین فی ختم النبوة بمحمد ﷺ۔ ختم نبوت ﷺ۔ چالیس احادیث۔

04 الأربعین فی صفة صلاة النبی ﷺ۔ نمازِ رسول ﷺ۔ چالیس احادیث۔

05 الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین۔ والدین کے ساتھ طرزِ ادب۔ چالیس احادیث۔

06 الأربعین فی معرفة النفس وتزکیتها۔ نفس کی پہچان اور تزکیہ۔ چالیس احادیث۔

07 الأربعین فی احکام الصلوة۔ نماز کی فرضیت واہمیت۔ چالیس احادیث۔

08 الأربعین فی الصوم۔ روزہ کے احکام اور مسائل۔ چالیس احادیث۔

09 الأربعین فی الإعتکاف۔ اعتکاف۔ چالیس احادیث۔

10 الأربعین فی احکام الصلوة بالجماعة۔ نماز باجماعت کے فضائل واحکام۔ چالیس احادیث۔

11 الأربعین فی الوجد والحال۔ کیفیاتِ وجد وحال۔ چالیس احادیث۔

12 الأربعین فی احتیاج الی المرشد الکامل لحصول الاخلاص فی الطاعة۔
چالیس احادیث: مرشد کامل۔ حقیقت بندگی کے حصول کا ذریعہ

13 الأربعین فی آفات اللسان وعلاجها۔ چالیس احادیث۔ زبان کی آفات اور اس کا علاج۔

14 الأربعین فی فضل الذکر والتقرب إلی اللہ تعالی۔ ذکر الٰہی اور تقرب الی اللہ۔ چالیس احادیث۔

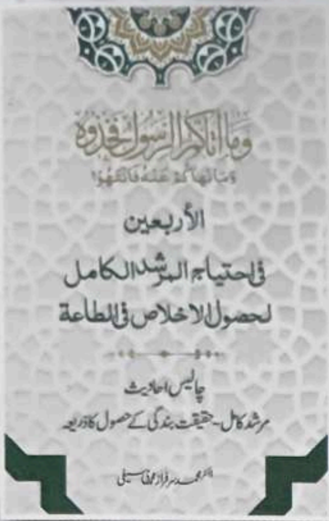
15 الأربعین فی الأعمال السیئة و اصلاحها (جزو اول)۔ چالیس احادیث: برے اعمال اور ان کی اصلاح

دیگر مطبوعات

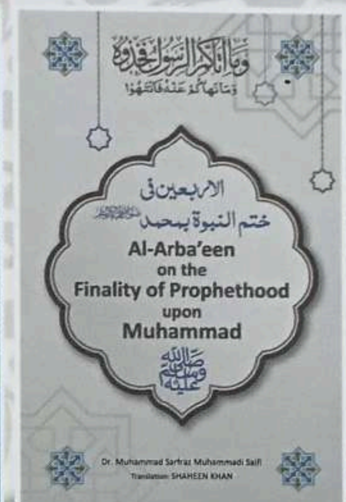
دیگر تصانیف

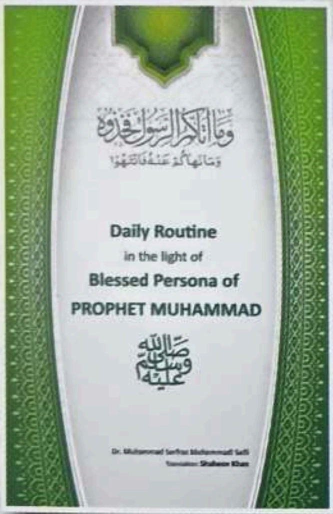












خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ، ترنول، اسلام آباد